آیاتہا ۸۹ | سورۃ الزخرف مکیۃ ۴۳ | رکوعاتہا ۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے''۔

حٰمٓ ۚ ﴿۱﴾ وَ الۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ۙ﴿۲﴾ اِنَّا جَعَلۡنٰہُ قُرۡءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۳﴾

''حا۔میم۔قسم ہے اس کتاب مبین کی، ہم نے اتارا ہے اسے قرآن، عربی زبان میں تا کہ تم (اس کے مطالب کو) سمجھو''۔

امام ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ سورۂ زخرف مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

امام ابن مردویہ نے حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرموت کا ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا، عرض کی اے ابن عباس! مجھے قرآن کے بارے میں بتایئے کیا یہ اللہ کے کلام میں سے ہے یا اللہ کی مخلوق میں سے ہے؟ فرمایا نہیں بلکہ یہ اللہ کا کلام ہے، کیا تو نے ارشاد نہیں سنا: وَ اِنۡ اَحَدٌ مِّنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ اسۡتَجَارَکَ فَاَجِرۡہُ حَتّٰی یَسۡمَعَ کَلٰمَ اللّٰہِ (التوبہ:6) اس آدمی نے عرض کی کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں دیکھا اِنَّا جَعَلۡنٰہُ قُرۡءٰنًا عَرَبِیًّا فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسے لوحِ محفوظ میں عربی زبان میں لکھا، کیا تو نے اللہ تعالیٰ کو ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا: بَلۡ ہُوَ قُرۡاٰنٌ مَّجِیۡدٌ ﴿۲۱﴾ فِیۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٍ ﴿۲۲﴾ (البروج) مجید سے مراد عزیز ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے اسے لوحِ محفوظ میں لکھا۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت مقاتل بن حیان رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ آسمان کے مکینوں کی زبان عربی ہے۔ پھر ان آیات کی تلاوت کی۔(1)

وَ اِنَّہٗ فِیۡۤ اُمِّ الۡکِتٰبِ لَدَیۡنَا لَعَلِیٌّ حَکِیۡمٌ ؕ﴿۴﴾

''اور بے شک یہ قرآن ہمارے ہاں لوحِ محفوظ میں ثبت ہے اونچی شان والا، حکمت سے لبریز''۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور اسے حکم دیا کہ قیامت تک وقوع پذیر ہونے والے واقعات کو لکھے جبکہ کتاب اس کے پاس ہے۔ پھر اس آیتِ کریمہ کی تلاوت کی۔(2)

عبدالرزاق اور ابن جریر نے حضرت قتادہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اُمِّ الۡکِتٰبِ سے مراد کتاب کی اصل اور اس کا مجموعہ ہے۔(3)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ قرآن اللہ کے پاس ہے۔

امام ابن منذر اور ابن جریج رحمہما اللہ نے اُمِّ الۡکِتٰبِ کا معنی ذکر حکیم کیا ہے۔ اس میں ہر وہ شے موجود ہے جو پہلے ہوئی

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب فضائل القرآن، جلد 6، صفحہ 117 (29925)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 25، صفحہ 59، داراحیاء التراث العربی بیروت 3۔ ایضاً

marfat.com
Marfat.com

اور اس میں ہر وہ شے ہے جو بعد میں ہو گی۔ جو کتاب بھی نازل ہوئی اسی میں سے نازل ہوئی۔

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن منذر اور ابو الشیخ رحمہم اللہ نے العظمہ میں حضرت ابن سابط رحمہ اللہ وَ اِنَّهٗ فِیْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ قیامت تک جو واقعات ہونے والے ہیں وہ ام الکتاب میں ہیں۔ تین فرشتوں کی ڈیوٹی لگائی گئی ہے جو اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ وحی حضرت جبرائیل امین کے سپرد کی گئی ہے جو اسے رسولوں کی طرف لاتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل امین کے ذمہ ہی یہ ذمہ داری لازم کی ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ میدان جنت میں کسی کی مدد کرنا چاہتا ہے تو حضرت جبرائیل کے ذمہ ہی یہ کام سپرد کیا گیا ہے۔ حضرت میکائیل کے ذمہ بارش کو لگایا گیا ہے کہ وہ اس کی حفاظت کرے۔ ملک الموت کے ذمہ روحیں قبض کرنے کا کام ہے۔ جب دنیا ختم ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ ان کو جمع کرے گا جن کو ان فرشتوں نے حفاظت میں لیا ہے اور ان کو جمع کرے گا جنہیں یہ کتاب محفوظ کیے ہو گی تو انہیں برابر پائے گا۔(1)

اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ۝۵ وَ كَمْ
اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۝۶ وَ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ
يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۷ فَاَهْلَكْنَاۤ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّ مَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۸ وَ
لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ
الْعَلِيْمُ ۝۹ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا
لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝۱۰ وَ الَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا
بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝۱۱ وَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَ
جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَ الْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ۝۱۲ لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ
تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَ تَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ
سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۝۱۳ وَ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝۱۴ وَ
جَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۵ اَمِ اتَّخَذَ
مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّ اَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ۝۱۶ وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الزہد، جلد 7، صفحہ 159 (34968)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

marfat.com
Marfat.com

لِلرَّحۡمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجۡهُهٗ مُسۡوَدًّا وَّ هُوَ كَظِيۡمٌ ﴿۱۷﴾ اَوَ مَنۡ يُّنَشَّؤُا فِى الۡحِلۡيَةِ وَهُوَ فِى الۡخِصَامِ غَيۡرُ مُبِيۡنٍ ﴿۱۸﴾

"کیا ہم روک لیں گے تم سے اس ذکر کو ناراض ہو کر اس وجہ سے کہ تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہو؟ اور ہم نے بکثرت بھیجے ہیں نبی پہلے لوگوں میں۔ اور نہیں آیا ان کے پاس کوئی نبی مگر وہ (کفار) اس کا مذاق اڑایا کرتے۔ پس ہم نے ان کو ہلاک کر ڈالا جو ان سے زیادہ طاقتور تھے اور گزر چکا ہے حال پہلے لوگوں کا۔ اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ کس نے پیدا کیا ہے آسمانوں اور زمین کو تو ضرور کہیں گے پیدا کیا ہے انہیں بڑے زبردست، سب کچھ جاننے والے نے۔ جس نے بنا دیا ہے تمہارے لیے زمین کو گہوارہ اور بنا دیے ہیں تمہارے لیے اس میں راستے تا کہ تم منزل مقصود پر پہنچ سکو۔ اور جس نے اتارا آسمان سے پانی اندازہ کے مطابق۔ پس ہم نے زندہ کر دیا اس سے ایک مردہ شہر کو۔ یونہی تمہیں بھی (قبروں سے) نکالا جائے گا۔ اور جس نے ہر قسم کی مخلوق پیدا فرمائی اور بنا دیں تمہارے لیے کشتیاں اور مویشی جن پر تم سوار ہوتے ہو۔ تا کہ تم جم کر بیٹھو ان کی پیٹھوں پر پھر (دلوں میں) یاد کرو اپنے رب کی نعمت کو جب تم خوب جم کر بیٹھ جاؤ ان پر اور (زبان سے) یہ کہو پاک ہے وہ ذات جس نے فرمانبردار بنا دیا ہے اسے ہمارے لیے اور ہم اس پر قابو پانے کی قدرت نہ رکھتے تھے۔ اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اور بنا دی ہے (مشرکوں نے) اس کے لئے اس کے بندوں سے اولاد۔ بے شک انسان کھلا ہوا ناشکر گزار ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے پسند کر لی ہیں (اپنے لیے) اپنی مخلوق سے بیٹیاں اور مخصوص کر دیا ہے تمہیں بیٹوں کے ساتھ؟ اور جب اطلاع دی جاتی ہے ان میں سے کسی کو اس کی جس کی نسبت اس نے رحمان کی طرف کی ہے تو اس کا چہرہ (فرط رنج سے) سیاہ ہو جاتا ہے اور اس کا دل غم سے بھر جاتا ہے۔ کیا وہ (ایسی اولاد جنے گا) جو پروان چڑھتی ہے زیوروں میں اور وہ مباحثہ کے وقت اپنا مدعا واضح نہیں کر سکتی۔"

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ اَفَنَضۡرِبُ عَنۡكُمُ الذِّكۡرَ صَفۡحًا کا معنی یہ ہے کیا تم نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ ہم تم سے درگزر کریں گے جبکہ تمہیں جو حکم دیا گیا وہ تم نے نہ کیا ہوگا۔ (1)

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ معنی نقل کیا ہے کہ تم قرآن کو جھٹلاؤ اور پھر تمہیں اس عمل پر سزا بھی نہ دی جائے۔ (2)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت ابو صالح رحمہ اللہ سے یہ روات نقل کی ہے: اللہ کی قسم! جب اس امت کے پہلے لوگوں نے اس قرآن کو رد کیا تو اللہ تعالیٰ اس قرآن کو اٹھا لیتا تو وہ سب ہلاک ہو جاتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت اور مہربانی اس امت پر دوبارہ کی اور انہیں اس قرآن کی طرف دعوت دی۔ (3)

امام محمد بن نصر رحمہ اللہ نے کتاب الصلاۃ میں حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 25، صفحہ 60، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً 3۔ ایضاً (مفہوم)

marfat.com
Marfat.com

رسول مبعوث نہیں کیا مگر اللہ تعالیٰ نے اس پر کتاب نازل فرمائی۔ اگر اس رسول کی قوم نے اسے قبول کرلیا تو فبہا ورنہ اس کو اٹھا لیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ کا یہی مصداق ہے۔ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ یعنی تم اسے قبول نہیں کرتے۔ اس کے نبی کا دل اسے تلقین کرتا ہے۔ انہوں نے کہا اے ہمارے رب! ہم نے اسے قبول کیا۔ اے ہمارے رب! ہم نے اسے قبول کیا۔ اگر وہ ایسا نہ کریں تو اسے اٹھا لیا جاتا ہے اور روئے زمین پر کوئی چیز نہیں چھوڑی جاتی۔

امام فریابی، عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ کا معنی پہلے لوگوں کی سزا کیا ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عاصم رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے اَنْ كُنْتُمْ کو الف کے نصب کے ساتھ پڑھا ہے اور مَهْدًا کو الف کے بغیر میم کی زبر کے ساتھ پڑھا ہے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ﴿۱۲﴾ لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ یعنی تم یہ کہو تمام تر تعریفیں ہیں اللہ کے لیے جس نے ہم پر اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احسان فرمایا پھر تم کہو سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ۔

امام مسلم، ابوداؤد، ترمذی، امام نسائی، حاکم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو اپنی سواری پر سوار ہوتے۔ پھر تین دفعہ اللہ اکبر کہتے۔ پھر کہتے سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔(1)

امام طیالسی، عبد الرزاق، سعید بن منصور، ابن ابی شیبہ، امام احمد، عبد بن حمید، ابوداؤد، امام ترمذی جبکہ امام ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے، ابن جریر، امام نسائی، ابن منذر، حاکم جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ آپ کی سواری لائی گئی۔ جب اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو کہا بِسْمِ اللّٰهِ جب اس کی پشت پر سوار ہوئے تو تین دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور تین دفعہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا پھر یہ آیت پڑھی سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ۔ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔ سُبْحَانَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ پھر مسکرائے۔ میں نے عرض کی آپ کیوں مسکرائے ہیں؟ اے امیر المومنین! فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے جیسے میں نے کیا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آپ کس وجہ سے مسکرائے ہیں؟ فرمایا جب بندہ یہ کہتا ہے اے میرے رب! مجھے بخش دے تو اللہ تعالیٰ اس بندے سے خوش ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کو علم ہے کہ میرے سوا کوئی بھی گناہ نہیں بخشتا۔(2)

1۔ سنن ترمذی، ابواب الدعوات، جلد 2، صفحہ 657، مکتبہ رحمانیہ لاہور 2۔ ایضاً

marfat.com

Marfat.com

امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا۔ جب رسول اللہ ﷺ اس پر بیٹھ گئے تو تین دفعہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا ایک دفعہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا۔ پھر مسکرائے پھر کہا جو آدمی بھی اپنی سواری پر سوار ہوتا ہے تو وہ اسی طرح کرتا ہے جس طرح میں کرتا ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے مسکراتا ہے جس طرح میں تیرے لیے مسکرا رہا ہوں۔ (1)

امام احمد اور حاکم رحمہما اللہ جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے، نے حضرت محمد بن حمزہ بن عمر اسلمی رضی اللہ عنہ سے وہ اپنے باپ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر اونٹ کی پشت پر شیطان ہوتا ہے۔ جب تم اس پر سوار ہو تو اللہ تعالیٰ کا نام لیا کرو پھر اپنی حاجتوں سے نہ رکو۔ (2)

امام حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر اونٹ کی کہان پر شیطان ہے۔ انہیں سواری کر کے مطیع کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہی سوار کرتا ہے۔ (3)

امام ابن سعد، امام احمد، بغوی، طبرانی، حاکم جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور بیہقی نے سنن میں حضرت ابولاس خزاعی سے وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں: کوئی اونٹ نہیں مگر اس کی کہان پر شیطان ہے۔ جب تم اس پر سوار ہو اس پر اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کرو جیسا تمہیں حکم دیا گیا ہے۔ پھر انہیں اپنے لیے مطیع بناؤ۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہی سوار کرتا ہے۔ (4)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نِعْمَةَ رَبِّكُمْ کا یہ معنی نقل کیا ہے نعمت اسلام۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت ابو مجلز سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت حسین بن علی نے ایک آدمی کو سواری پر سوار ہوتے دیکھا۔ تو اس نے پڑھا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ۔ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ حضرت امام حسین نے فرمایا: کیا تجھے اس کا حکم دیا گیا ہے؟ اس نے پوچھا میں کیا کہوں؟ تو فرمایا یہ کہہ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ مَنَّ عَلَيْنَا بِمُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے جس نے ہمیں اسلام کی طرف ہدایت دی، تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے جس نے ہم پر محمد ﷺ کے ساتھ احسان فرمایا، تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے جس نے ہمیں بہترین امت میں سے پیدا کیا جس کو تمام لوگوں کے لیے نکالا گیا۔ پھر تو کہے سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ۔ (5)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب آپ سواری پر سوار ہوتو کہتے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ یہ تیرا احسان ہے اور تیرا ہم پر فضل ہے۔ اے ہمارے رب! تیرے لیے حمد ہے سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا۔ (6)

1۔ مسند امام احمد، جلد 1، صفحہ 335، دار صادر بیروت
2۔ مستدرک حاکم، کتاب المناسک، جلد 1، صفحہ 612 (1626)، دار الکتب العلمیہ بیروت 3۔ ایضاً (1627) 4۔ ایضاً (1624)
5۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 25، صفحہ 65، دار احیاء التراث العربی بیروت 6۔ ایضاً، جلد 25، صفحہ 66

marfat.com
Marfat.com

امام فریابی، عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جو جانور ہمارے لیے مسخر کیے گئے ہیں ان سے مراد اونٹ، گھوڑے، خچر اور گدھے ہیں۔ (1)

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مُقْرِنِيْنَ کا معنی مطیقین نقل کیا ہے کہ ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ (2)

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ نہ وہ ہمارے ہاتھوں میں ہیں اور نہ وہ ہماری قوت میں ہیں۔ (3)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک جماعت سفر میں تھی۔ جب وہ سوار ہوتے تو کہتے سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ۔ ان میں ایک ایسا آدمی تھا جس کی ایک کمزور اونٹنی تھی۔ اس نے کہا جہاں تک میرا تعلق ہے میں تو اس کی طاقت رکھتا ہوں تو وہ اسے لے کر دوڑ پڑی، اسے گرا دیا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی۔

امام عبد بن حمید، عبد الرزاق، ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے جُزْءًا کا معنی عدل نقل کیا ہے۔ (4)

عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر نے مجاہد سے جُزْءًا کا معنی بچہ اور فرشتوں میں سے بیٹیاں ہے۔ اور مَثَلًا کا معنی بچہ ہے۔ (5)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے كَظِيْمٌ کا معنی حزین نقل کیا ہے یعنی غمگین۔ (6)

امام عبد بن حمید نے حضرت عاصم سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے ضَرَبَ کو ضاد کے نصب کے ساتھ پڑھا ہے۔

امام فریابی، عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ کی یہ تفسیر نقل کی ہے: وہ بچیاں جنہیں تم اللہ تعالیٰ کی اولاد بناتے ہو تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔ (7)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ اس سے مراد عورتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لباس اور مردوں کے لباس میں فرق کیا ہے۔ ان کی وراثت اور شہادت کو کم کیا۔ انہیں گھروں میں بیٹھ رہنے کا حکم دیا اور انہیں خوالف (عورتیں) کا نام دیا۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ کا معنی ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں بنا دیں۔ جب ان میں سے کسی کو اس چیز کی بشارت دی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے جبکہ وہ غمگین ہوتا ہے۔ جہاں تک اللہ تعالیٰ کے فرمان وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ کا تعلق ہے تو اس سے مراد ہے کم ہی ایسا ہوا ہوگا کہ عورت اپنے حق میں دلیل لانے کے لیے گفتگو کا ارادہ کرے گی مگر وہ ایسی گفتگو کرے گی جو اس کے خلاف دلیل ہوگی۔ (8)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 25، صفحہ 66، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً 3۔ ایضاً
4۔ ایضاً، جلد 25، صفحہ 67 5۔ ایضاً، جلد 25، صفحہ 68-67 6۔ ایضاً
7۔ ایضاً، جلد 25، صفحہ 69 8۔ ایضاً

marfat.com
Marfat.com

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ آپ اَوَ مَنۡ يُنۡشَؤُا فِي الۡحِلۡيَةِ میں الحلیۃ یاء کی تخفیف کے ساتھ پڑھتے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عاصم رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ وہ يُنۡشَؤُا کو تخفیف کے ساتھ، یاء کے نصب کے ساتھ اور مہموز پڑھتے تھے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ سے عورتوں کے لیے سونے کے استعمال کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَوَ مَنۡ يُنَشَّؤُا فِي الۡحِلۡيَةِ۔

وَ جَعَلُوا الۡمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيۡنَ هُمۡ عِبٰدُ الرَّحۡمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوۡا خَلۡقَهُمۡ ؕ
سَتُكۡتَبُ شَهَادَتُهُمۡ وَ يُسۡـَٔلُوۡنَ ﴿۱۹﴾ وَ قَالُوۡا لَوۡ شَآءَ الرَّحۡمٰنُ مَا عَبَدۡنٰهُمۡ ؕ
مَا لَهُمۡ بِذٰلِكَ مِنۡ عِلۡمٍ ۚ اِنۡ هُمۡ اِلَّا يَخۡرُصُوۡنَ ﴿۲۰﴾ اَمۡ اٰتَيۡنٰهُمۡ كِتٰبًا مِّنۡ
قَبۡلِهٖ فَهُمۡ بِهٖ مُسۡتَمۡسِكُوۡنَ ﴿۲۱﴾ بَلۡ قَالُوۡۤا اِنَّا وَجَدۡنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤى اُمَّةٍ وَّ
اِنَّا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمۡ مُّهۡتَدُوۡنَ ﴿۲۲﴾ وَ كَذٰلِكَ مَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ فِيۡ قَرۡيَةٍ
مِّنۡ نَّذِيۡرٍ اِلَّا قَالَ مُتۡرَفُوۡهَاۤ ۙ اِنَّا وَجَدۡنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤى اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰۤى
اٰثٰرِهِمۡ مُّقۡتَدُوۡنَ ﴿۲۳﴾ قٰلَ اَوَ لَوۡ جِئۡتُكُمۡ بِاَهۡدٰى مِمَّا وَجَدۡتُّمۡ عَلَيۡهِ
اٰبَآءَكُمۡ ؕ قَالُوۡۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرۡسِلۡتُمۡ بِهٖ كٰفِرُوۡنَ ﴿۲۴﴾ فَانۡتَقَمۡنَا مِنۡهُمۡ فَانۡظُرۡ
كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿۲۵﴾

"اور انہوں نے ٹھہرا لیا ہے فرشتوں کو جو (خداوند) رحمٰن کے بندے ہیں، عورتیں۔ کیا یہ موجود تھے ان کی پیدائش کے وقت؟ لکھ لی جائے گی ان کی گواہی اور ان سے باز پرس ہوگی۔ اور (کفار) کہتے ہیں کہ اگر چاہتا (خداوند) رحمٰن تو ہم انہیں نہ پوجتے۔ انہیں اس حقیقت کا کوئی علم نہیں۔ وہ محض قیاس آرائیاں کر رہے ہیں۔ کیا ہم نے دی انہیں کوئی کتاب اس سے پہلے پس وہ اسے مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں۔ بلکہ وہ خود کہتے ہیں کہ ہم نے پایا اپنے باپ دادا کو ایک طریقہ پر اور ہم ان کے نقوشِ پا پر چل رہے ہیں۔ اور اسی طرح جب بھی ہم نے بھیجا آپ سے پہلے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا تو کہا وہاں کے عیش پرستوں نے کہ ہم نے پایا اپنے باپ دادا کو ایک طریقہ پر اور ہم ان کے نشاناتِ قدم کی پیروی کرنے والے ہیں۔ اس نبی نے فرمایا اگر میں لے آؤں

marfat.com
Marfat.com

تمہارے پاس زیادہ درست چیز اس سے جس پر پایا ہے تم نے اپنے باپ دادا کو (تب بھی؟) انہوں نے جواب دیا ہم جو دے کر تمہیں بھیجا گیا ہے اس کو نہیں مانتے۔ پس ہم نے ان سے انتقام لیا، ذرا دیکھو کیسا (المناک) انجام ہوا جھٹلانے والوں کا۔"

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ وَ جَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا یہ بات کچھ لوگوں نے کہی اور ہم یہودیوں کے علاوہ کسی اور کو نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے جنوں کے ہاں شادی کی تو اس کی اولاد فرشتے ہوئے۔

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن منذر، ابن ابی حاتم، حاکم رحمہم اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں یوں پڑھتا تھا الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا میں نے حضرت ابن عباس سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ۔ میں نے عرض کی میرے مصحف میں عند الرحمن ہے۔ فرمایا اسے مٹا دے اور عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ لکھ لے یعنی الف اور باء کے ساتھ اور کہا آج میرے پاس ایک آدمی آیا۔ مجھے یہ بات پسند ہے کہ وہ میرے پاس نہ آتا۔ اس نے پوچھا تو یہ آیت کس طرح پڑھتا ہے؟ ساتھ ہی کہا کچھ لوگ اسے عند الرحمن پڑھتے۔ میں خاموش ہو گیا اور میں نے کہا تو اپنے گھر چلا جا۔(1)

امام عبد بن حمید نے حضرت حسن بصری سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے الَّذِيْنَ هُمْ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ پڑھا ہے۔

امام ابو عبید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت مروان رحمہ اللہ سے یوں قرأت نقل کی ہے وَجَعَلُوا الْمَلٰئِكَةَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا۔ اس میں الذین ھم نہیں۔

عبد بن حمید نے حضرت عاصم سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے اسے عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ پڑھا ہے یعنی الف اور باء کے ساتھ پڑھا ہے۔ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ اسے ہمزہ مفتوحہ اور شین کے ساتھ پڑھا ہے سَتُكْتَبُ کو تاء مرفوعہ کے ساتھ پڑھا ہے۔

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی نے الاسماء والصفات میں مجاہد سے وَ قَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ ھم ضمیر سے مراد بت ہیں کیونکہ انہوں نے بتوں کی عبادت کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ یعنی بت کچھ نہیں جانتے۔ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ وہ اس پر اللہ کی قدرت کو جانتے ہیں۔(2)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے وَ قَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ انہوں نے فرشتوں کی عبادت کی۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ ہم نے اس کتاب سے پہلے انہیں کتاب دی۔

1۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، جلد 2، صفحہ 485 (3675)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 25، صفحہ 71، دار احیاء التراث العربی بیروت

marfat.com
Marfat.com

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اُمَّةٍ کا معنی دین نقل کیا ہے۔(1)

امام طستی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کی ہے کہ حضرت نافع رحمہ اللہ نے آپ سے عرض کی: مجھے اللہ تعالیٰ کے فرمان اِنَّا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤى اُمَّةٍ کے بارے میں بتائیے تو فرمایا اس ملت پر جو اس ملت سے مختلف ہے جس کی طرف آپ ہمیں دعوت دیتے ہیں۔ پوچھا کیا عرب اسے پہچانتے ہیں؟ فرمایا ہاں کیا تو نے نابغہ ذبیانی کا شعر نہیں سنا جبکہ وہ نعمان بن منذر کے سامنے معذرت کرتے ہوئے کہتا ہے:

حَلَفْتُ فَلَمْ اَتْرُکْ لِنَفْسِکَ رِیْبَةً وَهَلْ یَاْثَمَنْ ذُوْ اُمَّةٍ وَهُوَ طَائِعُ

''میں نے قسم اٹھائی میں نے تیرے نفس میں کوئی شک نہیں چھوڑا کیا دیندار آدمی رضامندی سے گناہ کر سکتا ہے''؟۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے قتادہ سے بَلْ قَالُوْۤا اِنَّا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤى اُمَّةٍ کے بارے میں یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ بات قریش کے مشرکوں نے کہی تھی کہ ہم نے اپنے آباء کو دین پر پایا تھا۔ ہم اس میں ان کی اتباع کریں گے۔(2)

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے اِنَّا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤى اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ ہم ان کے افعال کی پیروی کریں گے۔(3)

امام عبد بن حمید نے حضرت عاصم رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ قرآن حکیم میں امت کا لفظ مختلف معنوں میں ہے وَ ادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ (یوسف:45) یہاں اُمَّةٍ بمعنی حین (وقت) ہے وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ (القصص: 23) یہاں امت، لوگوں کی جماعت کے معنی میں ہے۔ اِنَّا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤى اُمَّةٍ یہاں امت کا معنی دین ہے۔ ان تمام آیات میں لفظ اُمَّةٍ کا ھمزہ مرفوع ہے۔ اور قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ میں جِئْتُكُمْ الف کے بغیر تاء کے ساتھ پڑھا ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ یہ تفسیر نقل کی ہے اللہ کی قسم! ان کا انجام برا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں زمین میں دھنسانے اور غرق کرنے کے ساتھ پکڑا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کیا پھر انہیں جہنم میں داخل کیا۔(4)

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَ قَوْمِهٖۤ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾ اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ﴿۲۷﴾ وَ جَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾

''اور (یاد کیجئے) جب کہا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے کہ میں بیزار ہوں ان سے جن کی تم عبادت کرتے ہو بجز اس کے جس نے مجھے پیدا فرمایا۔ بیشک وہی میری رہنمائی کرے گا۔ اور آپ نے بنا دیا کلمہ توحید کو باقی رہنے والی بات اپنی اولاد میں تاکہ وہ (اس کی طرف) رجوع کریں۔''

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 25، صفحہ 71، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً، جلد 25، صفحہ 72 3۔ ایضاً، جلد 25، صفحہ 74 4۔ ایضاً

marfat.com
Marfat.com

امام فضل بن شاذان رحمہ اللہ نے کتاب القراءات میں اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے اِنَّنِیْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ کو یاء کے ساتھ پڑھا ہے یعنی یعبدون۔

امام ابن جریر نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے آیت کی یوں تفسیر نقل کی ہے کہ وہ کہتے تھے: اللہ ہمارا رب ہے۔ وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ (الزخرف:87) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب سے برأت کا اظہار نہیں کیا۔(1)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے وَ جَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ کی یہ تفسیر نقل کی ہے: اسلام کے بارے میں اپنے بچے کو وصیت کی۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے مجاہد سے اس کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً سے مراد اخلاص اور توحید ہے۔ یہ ہمیشہ ان کی اولاد میں رہیں گے جو بھی اس کلمہ کو کہے گا۔ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ممکن ہے وہ توبہ کریں یا نصیحت حاصل کریں۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وَ جَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ کی تفسیر میں یہ قول نقل کیا ہے: کہا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اس کی اولاد میں ہے۔ کہا عقب ابراہیم سے مراد آپ کی اولاد ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت زہری رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ عقب الرجل سے مراد اس کی اولاد ہے۔ وہ مذکر ہو یا مؤنث اور مذکر کی آگے اولاد بھی اس میں شامل ہے۔

عبد بن حمید نے عبیدہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ میں نے ابراہیم سے پوچھا عقب کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا مذکر اولاد۔

امام عبد بن حمید نے عطاء سے ایک ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا کہ ایک آدمی اسے اور اس کے بعد اس کی عقب کو مکان میں رہنے کی اجازت دیتا ہے تو کیا اس کی بیوی بھی اس کے عقب میں ہوگی۔ فرمایا نہیں بلکہ اس کا بیٹا عقب میں شمار ہوگا۔

بَلْ مَتَّعْتُ هٰۤؤُلَآءِ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۹﴾ وَ لَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّ اِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾

"بلکہ میں نے لطف اندوز ہونے دیا انہیں اور ان کے آباؤ اجداد کو یہاں تک کہ آ گیا ان کے پاس حق اور کھول کر بیان کرنے والا رسول۔ اور جب آ گیا ان کے پاس حق تو وہ کہنے لگے یہ تو جادو ہے اور ہم اس کے منکر ہیں۔"

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت عاصم رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بَلْ مَتَّعْتُ هٰۤؤُلَآءِ میں مَتَّعْتُ کو تاء کے رفع کے ساتھ پڑھا ہے۔

عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت قتادہ سے بَلْ مَتَّعْتُ هٰۤؤُلَآءِ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ کے بارے میں یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ اس امت کے لوگوں کے متعلق اہل کتاب کا قول ہے۔ حضرت قتادہ اسے بل متعت پڑھتے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت سدی رحمہ اللہ سے وَ لَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ کی یہ تفسیر نقل کی ہے: یہ قریش ہیں جنہوں نے قرآن کے بارے میں کہا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے کہ یہ جادو ہے۔(2)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 25، صفحہ 75، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً، جلد 25، صفحہ 77

marfat.com
Marfat.com

وَ قَالُوْا لَوْ لَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿۳۱﴾ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۭ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ رَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ۭ وَ رَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۳۲﴾

''اور کہنے لگے کیوں نہ اتارا گیا یہ قرآن کسی ایسے آدمی پر جو ان دو شہروں میں بڑا ہے۔ کیا وہ بانٹا کرتے ہیں آپ کے رب کی رحمت کو؟ ہم نے خود تقسیم کیا ہے ان کے درمیان سامانِ زیست کو اس دنیوی زندگی میں اور ہم نے ہی بلند کیا ہے بعض کو بعض پر مراتب میں تاکہ وہ ایک دوسرے سے کام لے سکیں اور آپ کے رب کی رحمتِ (خاص) بہت بہتر ہے اس سے جو وہ جمع کرتے ہیں۔''

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس آیت لَوْ لَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ کے بارے میں پوچھا گیا کہ یہ دو بستیاں کون سی ہیں؟ فرمایا طائف اور مکہ مکرمہ۔ عرض کی گئی وہ دو آدمی کون ہیں؟ فرمایا عروہ بن مسعود اور قریش کا سردار۔

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ ان سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو انہوں نے جواب دیا الْقَرْيَتَيْنِ سے مراد مکہ مکرمہ اور طائف ہے عظیم سے مراد ولید بن مغیرہ قرشی اور حبیب بن عمیر ثقفی ہے۔ (1)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے کہ الْقَرْيَتَيْنِ سے مراد مکہ مکرمہ اور طائف ہے اور عظیم سے مراد ولید بن مغیرہ قرشی اور حبیب بن عمیر ثقفی ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ اس سے مراد ولید بن مغیرہ اہل مکہ سے اور مسعود بن عمرو ثقفی اہل طائف سے لیتے اور انہیں حضور ﷺ سے زیادہ معزز خیال کرتے۔

امام عبد الرزاق، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم نے حضرت قتادہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ ولید بن مغیرہ نے کہا اگر محمد (ﷺ) جو کچھ کہتے ہیں حق ہوتا تو قرآن حکیم مجھ پر نازل ہوتا یا عروہ بن مسعود ثقفی پر نازل ہوتا۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔ (2)

عبد بن حمید اور ابن جریر نے قتادہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ الْقَرْيَتَيْنِ سے مراد مکہ مکرمہ اور طائف ہے یہ بات مکہ مکرمہ کے مشرکوں نے کہی ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ قریش کے ہر چھوٹے خاندان نے بھی اس کا دعویٰ کیا۔ انہوں نے کہا وہ عظیم ہم میں سے ہے ہم یہ بات کیا کرتے تھے کہ یہ ان دو میں سے کسی ایک پر نازل کیوں نہیں کیا گیا (حضرت) محمد پر کیوں نازل ہوا۔ (3)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 25، صفحہ 78، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً 3۔ ایضاً

marfat.com
Marfat.com

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے مجاہد سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اس کا مصداق عتبہ بن ربیعہ ہے جو مکہ مکرمہ کا رہنے والا تھا۔ ابن عبد یالیل بن کنانہ ثقفی جو طائف کا رہنے والا تھا اور عمیر بن مسعود ثقفی۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں ابو مسعود ثقفی۔

امام ابن عساکر نے مجاہد سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اس سے مراد عتبہ بن ربیعہ ہے جو ان دنوں میں قریش کا سردار تھا۔(1)

امام سعید بن منصور اور ابن منذر رحمہم اللہ نے امام شعبی رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اس سے مراد ولید بن مغیرہ مخزومی ہے یا کنانہ بن عمیر ہے جو طائف کا سردار تھا۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان روزی کو اس طرح تقسیم کیا جس طرح ان کے درمیان ان کی صورتوں اور اخلاق کو تقسیم کیا۔ ہمارا رب بلند و بالا ہے وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ اس مال کو کمزور حیلے والے اور اچھی گفتگو نہ کرنے والے نے حاصل کر لیا جبکہ اس کے رزق میں فراوانی ہے۔ اسے سخت محنت کرنے والا، اچھی گفتگو کرنے والا اسے حاصل کرتا ہے جبکہ اس میں اس کے لیے تنگی ہوتی ہے لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا کہا اس کے ساتھ اپنے بندوں کو آزماتا ہے۔ جو تمہارے غلام ہیں ان کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور رَحْمَتُ رَبِّكَ سے مراد جنت ہے۔(2)

وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِــُٔوْنَ ﴿۳۴﴾ وَزُخْرُفًا ۭ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۵﴾

"اور اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک امت بن جائیں گے تو ہم بنا دیتے ان کے لئے جو انکار کرتے ہیں رحمٰن کا، ان کے مکانوں کے لئے چھتیں چاندی کی اور سیڑھیاں جن پر وہ چڑھتے ہیں (وہ بھی چاندی کی)۔ اور ان کے گھروں کے دروازے بھی چاندی کے اور تخت جن پر وہ تکیہ لگاتے ہیں وہ بھی چاندی اور سونے کے۔ اور یہ سب (سنہری روپہلی) چیزیں دنیوی زندگی کا سامان ہے اور آخرت (کی عزت و کامیابی) آپ کے رب کے نزدیک پرہیزگاروں کے لئے ہے۔"

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر میرا مومن بندہ جزع و فزع نہ کرتا تو میں کافر کو لوہے سے بھی زیادہ سخت بنا دیتا، تو وہ کسی چیز کی شکایت نہ کرتا اور میں اس پر دنیا کو انڈیل دیتا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا اللہ تعالیٰ نے اس کی مثل اپنی کتاب میں

1۔ تاریخ مدینہ دمشق الکبیر، جلد 38، صفحہ 45-239، دار الفکر بیروت 2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 25، صفحہ 80، دار احیاء التراث العربی بیروت

marfat.com
Marfat.com

نازل کیا ہے: وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً کا معنی یہ ہے کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں تمام لوگوں کو کافر بنا دوں تو میں کافروں کے گھروں کے چھت چاندی کے بنا دیتا، سیڑھیاں بھی چاندی کی ہوتیں جن پر چڑھ کر وہ بالا خانوں میں جاتے۔ ان کی چارپائیاں چاندی کی ہوتیں۔ زُخْرُفًا سے مراد سونا ہے۔(1)

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن جریر نے قتادہ سے یہ معنی نقل کیا ہے کہ اگر یہ نہ ہوتا کہ تمام لوگ کافر ہو جائیں گے تو جو اللہ کا انکار کرتے ہیں تو ان کے گھروں کے چھت چاندی کے بنا دیتا۔ کہا سُقُفًا سے مراد اوپر والے کمرے ہیں۔ مَعَارِجَ سے مراد سیڑھیاں ہیں جن پر وہ چڑھتے۔ زُخْرُفًا سے مراد سونا ہے اور آخرت تیرے رب کے ہاں خاص کر متقین کے لیے ہے۔(2)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ اگر یہ نہ ہوتا کہ لوگ کفر اختیار کریں گے۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے امام شعبی رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ سُقُفًا سے مراد کڑیاں، مَعَارِجَ سے مراد سیڑھیاں اور زُخْرُفًا سے مراد سونا ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تمام لوگ کافر ہو جائیں گے اور دنیا کی طرف مائل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے لیے وہ بنا دے گا جو اس نے ارشاد فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا تب بھی دنیا بڑی مصیبت لائی ہے اگر وہ ایسا کر دیتا تو پھر کیا حال ہوتا۔(3)

امام احمد اور حاکم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان اخلاق کو تقسیم کیا ہے جیسے اس نے تمہارے درمیان تمہارے رزق تقسیم کیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا اسے بھی دیتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے اور جس سے محبت نہیں کرتا اور دین نہیں دیتا مگر اسے ہی جس سے محبت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جسے دین عطا فرمایا تحقیق اس نے اس سے محبت کی۔(4)

امام ترمذی جبکہ امام ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور ابن ماجہ رحمہما اللہ نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں مچھر کے پر کا وزن رکھتی تو اللہ تعالیٰ کافر کو اس سے ایک گھونٹ پانی بھی نہ دیتا۔

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿٣٦﴾ وَ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 25، صفحہ 84-81، دار احیاء التراث العربی بیروت
2۔ ایضاً، جلد 25، صفحہ 86-85-84-82
3۔ ایضاً، جلد 25، صفحہ 81
4۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، جلد 2، صفحہ 485 (3671)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

اِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ﴿۳۸﴾ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۰﴾

"اور جو شخص (دانستہ) اندھا بنتا ہے رحمان کے ذکر سے تو ہم مقرر کر دیتے ہیں اس کیلئے ایک شیطان۔ پس وہ ہر وقت اس کا رفیق رہتا ہے۔ اور شیاطین روکتے ہیں ان (اندھوں) کو راہ ہدایت سے اور یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں۔ یہاں تک کہ جب وہ (اندھا) ہمارے پاس آئے گا تو (آنکھیں کھل جائیں گی) کہے گا کاش! میرے درمیان اور (اے شیطان!) تیرے درمیان مشرق و مغرب کی دوری ہوتی۔ تُو تو بہت برا ساتھی ہے۔ اور یہ (شوروفغاں) تمہیں کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتا آج جبکہ (دنیا میں) تم ظلم کرتے رہے، تم (سب) اس عذاب میں حصہ دار ہو۔ کیا آپ سنانا چاہتے ہیں بہروں کو یا راہ دکھانا چاہتے ہیں اندھوں کو اور انہیں جو کھلی گمراہی میں ہیں؟"۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت محمد بن عثمان مخزمی سے روایت نقل کی ہے کہ قریش نے کہا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں میں سے ہر ایک آدمی مختص کر دو جو اس کے پیچھے پڑا رہے۔ انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے طلحہ بن عبید اللہ کو مختص کیا۔ حضرت ابوبکر طلحہ کے پاس آئے جبکہ طلحہ اپنی قوم میں موجود تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تو مجھے کس کی دعوت دیتا ہے؟ اس نے کہا میں تجھے لات وعزی کی عبادت کی طرف دعوت دیتا ہوں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ لات کیا ہے؟ طلحہ نے کہا یہ ہمارا رب ہے۔ پوچھا یہ عزی کیا ہے؟ اس نے کہا یہ اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا ان کی ماں کون ہے؟ تو طلحہ خاموش ہو گیا۔ کوئی جواب نہ دیا طلحہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا اسے جواب دو۔ تو سب لوگ خاموش ہو گئے۔ طلحہ نے کہا اے ابوبکر! اٹھو میں اس امر کی گواہی دیتا ہوں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا۔ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یعش کا معنی یعمی نقل کیا ہے یعنی اندھا ہونا۔ ابن جریر نے کہا یہ معنی اس وقت ہو گا جب شین پر زبر پڑھی جائے گی۔ (1)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے وَمَنْ يَّعْشُ کا معنی یہ کیا ہے اور جو اعراض کرتا ہے اور السَّبِيْلِ کا معنی دین نقل کیا ہے۔ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا سب ہمارے پاس آجائیں یعنی وہ اور اس کے ساتھی۔ (2)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 25، صفحہ 87، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً

marfat.com
Marfat.com

IB

امام عبد بن حمید نے حضرت عاصم سے یہ قول نقل کیا ہے کہ یہاں ناضمیر سے مراد تثنیہ ہے یعنی وہ اور اس کا ساتھی آ جائے۔

امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ معنی نقل کیا ہے کہ جو حق کی جانب سے اپنی آنکھیں بند کرلے اس کا انکار کرے جبکہ وہ جانتا ہو کہ حلال حلال ہے اور حرام حرام ہے اور وہ خواہش نفس کی وجہ سے حلال اور حق کے علم کو ترک کردے اور وہ اپنی حاجت پوری کرے۔ پھر حرام کا ارادہ کرے تو اس کے لیے ایک شیطان معین کر دیا جاتا ہے۔

عبد الرزاق، ابن جریر اور ابن منذر نے سعید جذری سے یہ روایت نقل کی ہے کہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ کافر کو جب قیامت کے روز قبر سے اٹھایا جائے گا تو شیطان اس کا ہاتھ پکڑے ہوگا۔ وہ اس سے جدا نہیں ہوگا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جہنم میں پہنچادے گا۔ اس وقت وہ کہے گا یٰلَیْتَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَیْنِ فَبِئْسَ الْقَرِیْنُ جہاں تک مومن کا تعلق ہے اس کے لیے ایک فرشتہ معین کیا جائے گا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا یا وہ جنت میں پہنچ جائے گا۔(1)

امام ابن حبان، بغوی، ابن قانع، طبرانی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت شریک بن طارق رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی نہیں مگر اس کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔ صحابہ نے عرض کی کیا آپ کے ساتھ بھی ہے یا رسول اللہ؟ فرمایا ہاں میرے ساتھ بھی ہے مگر اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی ہے تو وہ میرا مطیع ہو گیا ہے۔(2)

امام مسلم اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے باہر تشریف لے گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا مجھے آپ کے اس عمل پر بڑی غیرت آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو جو کچھ میں کر رہی تھی۔ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! تجھے کیا ہو گیا ہے؟ کیا تو (میرے اس طرز عمل پر) غیرت کا اظہار کر رہی ہے؟ میں نے عرض کی بھلا میرے جیسی عورت کو آپ جیسے مرد پر کیوں غیرت نہ آئے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تیرا شیطان تیرے پاس آ گیا ہے؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کیا میرے پاس شیطان ہے؟ فرمایا ہاں۔ ہر انسان کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔ میں نے عرض کی آپ کے ساتھ بھی ہے؟ فرمایا ہاں۔ لیکن میرے رب نے اس کے خلاف میری مدد کی ہے تو وہ میرا مطیع ہو گیا ہے۔(3)

امام مسلم اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں مگر اس کے ساتھ ایک شیطان لگا دیا گیا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ کے ساتھ بھی؟ فرمایا ہاں میرے ساتھ بھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف میری مدد فرمائی تو وہ مسلمان ہو گیا۔ اب وہ مجھے بھلائی کا ہی حکم دیتا ہے۔(4)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

1۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 70-169 (2767)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ معجم کبیر، جلد 7، صفحہ 309 (7223)، مکتبۃ العلوم والحکم بغداد

3۔ صحیح مسلم، باب تحریش الشیطان، جلد 2، صفحہ 376، وزارت تعلیم اسلام آباد 4۔ ایضاً

marfat.com
Marfat.com

فرمایا تم میں سے کوئی شخص نہیں مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ ایک شیطان لگا دیا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ کے ساتھ بھی؟ فرمایا میرے ساتھ بھی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف میری مدد فرمائی تو وہ مسلمان ہو گیا۔

امام احمد رحمہ اللہ نے الزہد میں حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ آپ نے فرمایا کوئی آدمی بھی ایسا نہیں مگر اس کے ساتھ ایک شیطان لگا دیا گیا ہے۔ جہاں تک کافر کا تعلق ہے تو وہ شیطان اس کے ساتھ اس کا کھانا کھاتا ہے، اس کے ساتھ پانی پیتا ہے اور اس کے بستر پر اس کے ساتھ سوتا ہے۔ جہاں تک مومن کا تعلق ہے تو وہ شیطان سے پہلو تہی کرتا ہے۔ وہ شیطان انتظار کرتا ہے یہاں تک کہ اس سے غفلت پائے تو وہ اس پر جھپٹ پڑتا ہے۔ انسانوں میں سے شیطان کو سب سے پسندیدہ انسان وہ ہے جو زیادہ کھانے والا اور زیادہ سونے والا ہے۔

فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۲﴾ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۳﴾

"پس اگر ہم لے جائیں آپ کو (اس دار فانی سے) تو پھر بھی ہم ان سے بدلہ لیں گے۔ یا ہم آپ کو دکھا دیں گے وہ عذاب جس کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے۔ پس ہم ان پر پوری طرح قادر ہیں۔ پس مضبوطی سے پکڑے رہیے اس (قرآن) کو جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔ بے شک آپ سیدھی راہ پر ہیں"

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور حاکم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس جہان سے پردہ فرما گئے اور انتقام باقی رہ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اپنی امت میں کوئی ایسی چیز نہیں دکھائی جسے آپ ناپسند کرتے ہوں یہاں تک کہ آپ کو دنیا سے اٹھا لیا گیا اور ایسا کوئی نبی نہیں ہوا جس نے اپنی امت میں عذاب نہ دیکھا ہو مگر تمہارے نبی۔ آپ ﷺ نے اپنی امت میں جو کچھ دیکھا وہ آپ ﷺ کے اس جہان فانی سے پردہ فرمانے کے بعد ہو گا۔ آپ ﷺ کو کھل کھلا کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا گیا یہاں تک کہ آپ اس جہان فانی سے پردہ فرما گئے۔(1)

امام ابن مردویہ اور بیہقی رحمہما اللہ نے شعب الایمان میں حضرت حمید رحمہ اللہ کی سند سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اس چیز سے عزت عطا فرمائی کہ آپ کو اپنی امت میں وہ چیز دکھائیں جو آپ کو ناپسند ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اٹھا لیا جبکہ عذاب باقی رہ گیا۔(2)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت عبد الرحمٰن بن مسعود عبدی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت علی شیر خدا نے اس آیت کی تلاوت کی اور کہا نبی کریم ﷺ اس جہان فانی سے پردہ فرما گئے اور عذاب ان کے دشمنوں میں باقی رہ گیا۔

1۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، جلد 2، صفحہ 86-485، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ شعب الایمان، باب فی حب النبی ﷺ، جلد 2، صفحہ 182 (1490)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ عذاب سخت تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو وہ سختی دکھادی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں وقوع پذیر ہونے والی تھی۔(1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ حضرت محمد بن مردان رحمہ اللہ کے واسطہ سے حضرت کلبی رحمہ اللہ سے وہ حضرت ابوصالح رحمہ اللہ سے وہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ یہ آیت حضرت علی بن ابی طالب کے بارے میں نازل ہوئی کہ آپ وعدہ توڑنے والوں اور ظالموں سے میرے بعد انتقام لیں گے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ کی تفسیر میں یہ روایت نقل کی ہے کہ یہ یوم بدر کے بارے میں ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ کی تفسیر میں کہا کہ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ سے مراد اسلام ہے۔

وَ اِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَ لِقَوْمِكَ ۚ وَ سَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۴۴﴾

"اور بے شک یہ بڑا شرف ہے آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے اور (اے فرزندانِ اسلام!) تم سے جواب طلبی ہوگی۔"

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم، طبرانی، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں مختلف سندوں سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آیت کی تفسیر میں یہ قول نقل کیا ہے کہ قرآن تیرے اور تیری قوم کے لیے شرف ہے۔(2)

امام شافعی، عبدالرزاق، سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے اس کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے: یہ سوال کیا جاتا ہے یہ آدمی کس سے تعلق رکھتا ہے؟ جواب دیا جاتا ہے قریش سے۔ پوچھا جاتا ہے قریش کے کس خاندان سے تعلق رکھتا ہے؟ کہا جاتا ہے بنو ہاشم سے۔(3)

امام ابن عدی اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں اپنے آپ کو قبائل پر پیش کرتے اور آپ انہیں بعد کے حالات سے ڈراتے۔ جب وہ پوچھتے آپ کے بعد بادشاہ کون ہوگا؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم رک جاتے کچھ جواب نہ دیتے کیونکہ اس بارے میں انہیں کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ جب بعد میں آپ سے یہ سوال کیا جاتا تو آپ ارشاد فرماتے قریش۔ تو لوگ کوئی جواب نہ دیتے یہاں تک کہ انصار نے اسی شرط پر آپ کو قبول کیا۔

امام طبرانی اور ابن مردویہ رحمہما اللہ نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ فرمایا خبردار! میرے دل میں میری قوم کے لیے جو محبت ہے اللہ تعالیٰ اس سے آگاہ ہے۔ تو

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 25، صفحہ 90، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً، جلد 25، صفحہ 91 3۔ ایضاً

marfat.com
Marfat.com

اس نے ان میں مجھے شرف بخشا اور میری قوم کے لیے ذکر و شرف کو اپنی کتاب میں رکھا۔ پھر ارشاد فرمایا وَ اَنۡذِرۡ عَشِيۡرَتَكَ الۡاَقۡرَبِيۡنَ ۙ وَاخۡفِضۡ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ (الشعراء:215) یعنی میری قوم میں سے جو میری اتباع کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے لیے ہی تمام تر تعریفیں ہیں جس نے میری قوم سے صدیق اور شہید بنائے۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو پشت اور پیٹ میں گھمایا ہے۔ بہترین عرب، قریش ہیں۔ یہ مبارک درخت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ (ابراہیم:24) اس سے مراد قریش ہیں اَصۡلُهَا ثَابِتٌ اس کی جڑ کرم ہے وَّفَرۡعُهَا فِى السَّمَآءِ فرماتا ہے وہ شرف جو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے واسطہ سے دیا ہے جس کی طرف انہیں ہدایت دی اور انہیں ہدایت والا بنایا پھر مکہ مکرمہ میں ان کے بارے میں ایک سورت نازل فرمائی۔ لِاِيۡلٰفِ قُرَيۡشٍ ۙ اٖلٰفِهِمۡ رِحۡلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيۡفِ ۚ فَلۡيَعۡبُدُوۡا رَبَّ هٰذَا الۡبَيۡتِ ۙ الَّذِىۡۤ اَطۡعَمَهُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ (قریش) عدی بن حاتم نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ کے سامنے قریش کی تعریف کی گئی تو آپ خوش نہ ہوتے ہوں یہاں تک کہ تمام لوگوں کے لیے آپ کی خوشی آپ کے چہرے سے عیاں ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اس آیت کی تلاوت فرماتے۔ (1)

وَسۡـئَلۡ مَنۡ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ مِنۡ رُّسُلِنَاۤ اَجَعَلۡنَا مِنۡ دُوۡنِ الرَّحۡمٰنِ اٰلِهَةً يُّعۡبَدُوۡنَ ۞

"اور آپ پوچھیے ان سے جنہیں بھیجا ہم نے آپ سے پہلے اپنے رسولوں سے کیا ہم نے بنائے ہیں خداوند رحمٰن کے علاوہ اور خدا تاکہ ان کی پوجا کی جائے۔"

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے اس آیت کی تفسیر میں یہ روایت نقل کی ہے کہ جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمانوں کی سیر کرائی گئی تو آپ نے رسل عظام سے ملاقات کی۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں، ہمارے پاس یہ خبر پہنچی ہے کہ جس رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمانوں کی سیر کرائی گئی تو آپ کو انبیاء دکھائے گئے۔ آپ کو حضرت آدم علیہ السلام کی زیارت کرائی گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو سلام کیا۔ آپ کو مالک جہنم کے داروغے کی زیارت کرائی گئی اور آپ کو کذاب دجال بھی دکھایا گیا۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے اس آیت کی تفسیر میں یہ روایت نقل کی ہے کہ اہل تورات اور اہل انجیل سے پوچھیے کہ کیا رسول توحید کے علاوہ بھی کوئی چیز لائے ہیں۔ اور کہا بعض قراءتوں میں اس طرح ہے وَاسۡاَلِ الَّذِيۡنَ اَرۡسَلۡنَا اِلَيۡهِمۡ رُسُلَنَا قَبۡلَكَ۔ (2)

امام عبد بن حمید کلبی رحمہ اللہ کے واسطہ سے حضرت ابو صالح رحمہ اللہ سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ ان لوگوں سے پوچھو جن کی طرف ہم نے آپ سے پہلے اپنے رسولوں کو بھیجا۔

1۔ معجم کبیر، جلد 17، صفحہ 87 (201)، مکتبۃ العلوم والحکم بغداد
2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 25، صفحہ 92، دار احیاء التراث العربی بیروت

marfat.com

Marfat.com

امام سعید بن منصور اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عبداللہ یوں آیت پڑھتے واسْئَلِ الَّذِیْنَ اَرْسَلْنَا اِلَیْھِمْ قَبْلَکَ مِنْ رُّسُلِنَا یعنی اہل کتاب کے مومنوں سے پوچھو۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن زید رحمہ اللہ سے اس آیت کی تفسیر میں یہ روایت نقل کی ہے: جس رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کرائی گئی اسی رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے انبیاء کو بیت المقدس میں جمع کیا گیا۔(1)

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰیٰتِنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّیْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۶﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰیٰتِنَاۤ اِذَا هُمْ مِّنْهَا یَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ مَا نُرِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ اِلَّا هِیَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا٘ وَ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ قَالُوْا یٰۤاَیُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ یَنْكُثُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَ نَادٰى فِرْعَوْنُ فِیْ قَوْمِهٖ قَالَ یٰقَوْمِ اَلَیْسَ لِیْ مُلْكُ مِصْرَ وَ هٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِیْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۱﴾ اَمْ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ مَهِیْنٌ ۙ۬ وَّ لَا یَكَادُ یُبِیْنُ ﴿۵۲﴾ فَلَوْ لَاۤ اُلْقِیَ عَلَیْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِیْنَ ﴿۵۳﴾ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ﴿۵۴﴾ فَلَمَّاۤ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۵۵﴾ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّ مَثَلًا لِّلْاٰخِرِیْنَ ﴿۵۶﴾

”اور ہم نے بھیجا موسیٰ (علیہ السلام) کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف، پس آپ نے (انہیں) کہا بیشک میں رب العالمین کا فرستادہ ہوں۔ پس جب آپ آئے ان کے پاس ہماری نشانیاں لے کر تو اس وقت وہ ان سے ہنسنے لگے۔ اور ہم نہیں دکھاتے تھے انہیں کوئی نشانی مگر وہ بڑی ہوتی پہلے سے اور ہم نے مبتلا کر دیا انہیں عذاب میں تاکہ وہ باز آجائیں۔ اور وہ بولے اے جادوگر! دعا مانگیے ہمارے لیے اپنے رب سے بسبب اس عہد کے جو اس نے تمہارے ساتھ کیا ہے، ہم ضرور ہدایت قبول کریں گے۔ پس جب ہم نے دور کر دیا ان سے عذاب تو فوراً وہ عہد شکنی کرنے لگے۔ اور پکارا فرعون اپنی قوم میں (اور) کہنے لگا اے میری قوم!

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 25، صفحہ 92، دار احیاء التراث العربی بیروت

marfat.com
Marfat.com

کیا میں مصر کا فرمانروا نہیں؟ اور یہ نہریں جو میرے نیچے بہہ رہی ہیں کیا تم (انہیں) دیکھ نہیں رہے؟ کیا میں بہتر نہیں ہوں اس شخص سے جو ذلیل ہے اور بات بھی صاف نہیں کرسکتا۔ (اگر یہ سچا نبی ہے) تو کیوں نہ اتارے گئے اس پر سونے کے کنگن یا کیوں نہ آئے اس کے ساتھ فرشتے قطار در قطار۔ یوں اس نے احمق بنا دیا اپنی قوم کو سو وہ اس کی پیروی کرنے لگے۔ درحقیقت یہ نافرمان لوگ تھے۔ پس جب انہوں نے ہمیں ناراض کر دیا تو ہم نے ان سے انتقام لیا پھر ہم نے ان سب کو غرق کر دیا۔ اور بنا دیا انہیں پیش رو اور کہاوت پچھلوں کے لئے۔''

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِيَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ اس سے مراد طوفان اور اس کے ساتھ والی دوسری نشانیاں ہیں۔

امام عبد بن حمید نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ وہ قحط کا سال ہے۔

امام عبد بن حمید نے حضرت قتادہ سے لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ وہ توبہ کر لیں یا نصیحت حاصل کریں۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ کی تفسیر کرتے ہوئے یہ کہا: اگر ہم ایمان لے آئیں تو اللہ تعالیٰ ہم سے ضرور عذاب کو دور فرمائے گا۔ (1)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ سے يَنْكُثُوْنَ کا معنی یہ نقل کیا ہے کہ وہ دھوکہ دیتے ہیں۔ (2)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ کی تفسیر کرتے ہوئے کہا: اس نے خود اعلان نہ کیا بلکہ اس نے اعلان کرنے کا حکم دیا۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت اسود بن یزید رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی: کیا آپ ایسے آدمی پر تعجب نہیں کرتیں جس کو آزاد کیا گیا ہے، وہ خلافت کے معاملہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے جھگڑا کرتا ہے؟ حضرت عائشہ نے فرمایا تو اس پر کیوں متعجب ہوتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی بادشاہت ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ نیک اور فاجر کو عطا فرماتا ہے۔ فرعون مصریوں کا چار سو سال تک حاکم بنا رہا۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن جریر رحہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ ان (مصریوں) کے باغات اور نہریں تھیں۔ مَهِيْنٌ کا معنی کمزور ہے۔ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ یعنی اس کی زبان میں لکنت ہے۔ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ یعنی سونے کے کنگن۔ مُقْتَرِنِيْنَ یعنی پے در پے۔ اٰسَفُوْنَا انہوں نے ہمیں غضبناک کیا۔ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا یعنی ہم نے انہیں آگ کی طرف پہلے جانے والا بنا دیا۔ وَّمَثَلًا یعنی نصیحت۔ (3)

ابن منذر نے حضرت ابن عباس سے وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں لکنت تھی۔

امام فریابی، عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ کا یہ معنی

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 25، صفحہ 95، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً

3۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 171 (72-2771)، دار الکتب العلمیہ بیروت

WWW.NAFSEISLAM.COM

کیا کہ فرشتے اس کے ساتھ ساتھ چلتے۔(1)

امام ابن عبدالحکم رحمہ اللہ نے فتوح مصر میں حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ فرعون نے چالیس سال سے اوپر اور بیس سال سے کم عمر کا کوئی آدمی ساتھ نہ لیا۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ سے یہی مراد ہے کہ اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تلاش میں اپنی قوم کو ہلکا جانا۔

امام عبد بن حمید نے حضرت عکرمہ سے اٰسَفُوْنَا کا معنی اَغْضَبُوْنَا نقل کیا ہے کہ انہوں نے ہم کو غضبناک کیا ہے۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اٰسَفُوْنَا کا معنی اَغْضَبُوْنَا نقل کیا ہے کہ انہوں نے ہمیں غضبناک کیا اور سَلَفًا کا معنی مختلف خواہشیں کیا ہے۔(2)

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے اٰسَفُوْنَا کا معنی ہمیں غضبناک کیا نقل کیا ہے۔ فَجَعَلْنٰهُمْ میں ھم ضمیر سے مراد قوم فرعون کے کافر ہیں سَلَفًا یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے کفار سے آگے جانے والے۔ وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ یعنی ان کے بعد والوں کے لیے عبرت۔(3)

امام احمد، طبرانی، بیہقی نے شعب میں اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو اللہ تعالیٰ کو دیکھے کہ وہ بندے کو وہ چیز عطا فرماتا ہے جو وہ چاہتا ہے جبکہ بندہ اپنی نافرمانیوں پر قائم رہتا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس کے لیے استدراج ہوتا ہے۔ پھر اس آیت فَلَمَّاۤ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ کی تلاوت کی۔(4)

امام ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت طارق بن شہاب رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا تو ان کے پاس اچانک آنے والی موت کا ذکر کیا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا یہ مومن کے حق میں تخفیف اور کافر کے حق میں حسرت ہے۔ فَلَمَّاۤ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا۔

امام عبد بن حمید نے حضرت عاصم سے یہ روایت نقل کی ہے کہ وہ سَلَفًا کو سین اور لام کے نصب کے ساتھ پڑھتے۔

وَ لَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ قَالُوْۤا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ؕ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَ جَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۵۹﴾ وَ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓىِٕكَةً فِي الْاَرْضِ

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 25، صفحہ 98 2۔ ایضاً، جلد 25، صفحہ 99 3۔ ایضاً، جلد 25، صفحہ 101-100-99

4۔ شعب الایمان، باب فی تعدید نعم اللہ وشکرھا، جلد 4، صفحہ 128 (4540)، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com
Marfat.com

يَخْتَلِفُوْنَ ۝۶۰ وَ اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَ اتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا
صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝۶۱ وَ لَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝۶۲ وَ
لَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَ لِاُبَيِّنَ لَكُمْ
بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ۝۶۳ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ
رَبِّيْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝۶۴ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ
مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ۝۶۵

"اور جب بیان کیا جاتا ہے مریم کے فرزند (عیسیٰ) کا حال تو آپ کی قوم اس سے شور وغل مچا دیتی ہے۔ اور کہتے ہیں کیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ۔ وہ نہیں بیان کرتے یہ مثال آپ سے مگر کج بحثی کے لئے۔ درحقیقت یہ لوگ بڑے جھگڑالو ہیں۔ نہیں ہے عیسیٰ مگر ایک بندہ ہم نے انعام فرمایا ہے ان پر اور ہم نے بنا دیا ہے انہیں ایک نمونہ بنی اسرائیل کے لئے۔ اور اگر ہم چاہتے تو ہم بسا دیتے تمہارے بدلے فرشتے زمین میں جو تمہارے جانشین ہوتے۔ اور بے شک وہ ایک نشانی ہیں قیامت کے لئے پس ہرگز شک نہ کرو اس میں اور میری پیروی کیا کرو۔ یہ سیدھا راستہ ہے۔ کہیں روک نہ دے تمہیں شیطان (اس راہ سے) بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اور جب آئے عیسیٰ (علیہ السلام) روشن نشانیاں لے کر تو فرمایا میں آیا ہوں تمہارے پاس حکمت لے کر اور میں بیان کروں گا تم سے کچھ وہ بات جس میں تم اختلاف کرتے ہو۔ پس ڈراتے رہا کرو اللہ سے اور میری فرمانبرداری کیا کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ وہی میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ پس اس کی عبادت کیا کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔ پھر اختلاف کرنے لگ گئے (ان کے) گروہ آپس میں۔ پس ہلاکت ہے ظالموں کے لئے دردناک عذاب کے دن سے۔"

امام احمد، ابن ابی حاتم، طبرانی اور ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قریش سے فرمایا: وہ جس کی اللہ کے سوا عبادت کی جاتی ہے اس میں کوئی بھلائی نہیں۔ تو قریش نے کہا: کیا آپ یہ گمان نہیں کرتے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے نبی اور اللہ تعالیٰ کے صالح بندوں میں سے ایک ہیں، جبکہ نصاریٰ نے آپ کی عبادت بھی کی ہے؟ اگر آپ سچے ہیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ان کے بتوں کی طرح ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت وَ لَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ کو نازل فرمایا یَصِدُّوْنَ کا معنی ہے وہ چیختے چلاتے ہیں وَ اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ کہا اس سے مراد ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے دن سے تھوڑا پہلے دنیا میں تشریف لائیں گے۔(1)

1۔ مسند امام احمد، جلد 1، صفحہ 318، دار صادر بیروت

marfat.com
Marfat.com

امام عبدالرزاق اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے: جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیا تو قریش نے شور مچا دیا اور کہا کہ حضرت محمد ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریم کا ذکر نہیں کیا اور حضرت محمد ﷺ کوئی اور خواہش نہیں رکھتے مگر یہ کہ ان کے ساتھ وہی معاملہ کریں جو نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا۔ (1)

امام عبدالرزاق، فریابی، سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے مختلف سندوں کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ يَصِدُّوْنَ پڑھتے تھے یعنی وہ شور کرتے ہیں۔ (2)

امام عبدالرزاق اور عبد بن حمید نے حضرت ابو عبدالرحمٰن سلمی سے یہ روایت نقل کی ہے وہ يَصُدُّوْنَ پڑھتے تھے۔ (3)

امام عبد بن حمید اور ابن منذر نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے يَصِدُّوْنَ کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ وہ اعراض کرتے تھے۔

امام عبد بن حمید اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت سعید بن معبد ابن اخی عبید بن عمیر لیثی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ تیرا چچا یہ آیت پڑھتا ہے اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصُدُّوْنَ یہ اس طرح نہیں۔ یہ اس طرح ہے اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ جب وہ ہجو کرتے ہیں اور شور وغل کرتے ہیں۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ يَصُدُّوْنَ کا معنی ہے وہ شور وغل کرتے ہیں۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد حضرت حسن اور قتادہ رحمہم اللہ سے اسی کی مثل روایت نقل کی ہے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو يَصُدُّوْنَ پڑھتے ہوئے سنا۔

امام سعید بن منصور، امام احمد، عبد بن حمید، امام ترمذی جبکہ امام ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن منذر، طبرانی، حاکم جبکہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہدایت جس پر لوگ قائم تھے اس سے وہ گمراہ نہیں ہوئے مگر وہ جھگڑوں میں پڑے۔ پھر اس آیت مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا کی تلاوت کی۔ (4)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ کوئی امت بھی اپنے نبی کے بعد گمراہ نہیں ہوئی مگر انہیں جھگڑوں میں ڈال دیا گیا۔ پھر اس آیت کی تلاوت کی۔

امام سعید بن منصور رحمہ اللہ نے حضرت ابو ادریس خولانی سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی قوم نے فتنہ نہیں بھڑکایا مگر انہیں جھگڑے میں ڈالا گیا اور کوئی جماعت فتنہ میں مشتعل نہیں ہوئی مگر وہ اس کی پناہ گاہ بن گئے۔

1۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 172 (2775)، دارالکتب العلمیہ بیروت 2۔ ایضاً، جلد 3، صفحہ 171 (2774) 3۔ ایضاً
4۔ سنن ترمذی، کتاب التفسیر، جلد 2، صفحہ 632، مکتبہ رحمانیہ ملتان

marfat.com
Marfat.com

امام ابن عدی اور خرائطی رحمہما اللہ نے ''مساوی الاخلاق'' میں حضرت ابو امامہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جھوٹ نفاق کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور نفاق کی علامت یہ ہے کہ آدمی جھگڑالو ہو۔

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قرآن میں ذکر کیا تو مکہ مکرمہ کے مشرکوں نے کہا کہ حضرت محمد ﷺ یہ چاہتے ہیں کہ ہم ان سے اسی طرح محبت کریں جس طرح نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے محبت کرتے ہیں۔ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا یعنی انہوں نے یہ بات نہیں کی مگر جھگڑا کرنے کے لئے۔ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ کہا اس سے مراد اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ وہ ایک صالح آدمی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر انعام فرمایا مَثَلًا کا معنی نشانی ہے۔ وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓىِٕكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ وہ فرشتے انسانوں کی جگہ ایک دوسرے کی نیابت کرتے۔ (1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے: مشرک رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی کہ بتائیے اللہ تعالیٰ کے سوا جن کی عبادت کی جاتی ہے وہ کہاں ہونگے؟ فرمایا آگ میں۔ فرمایا سورج اور چاند، فرمایا سورج اور چاند بھی۔ پوچھا حضرت عیسیٰ ابن مریم؟ تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓىِٕكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ تمہاری جگہ فرشتے زمین کو آباد کرتے۔ (2)

امام فریابی، سعید بن منصور، مسدد، عبد بن حمید، ابن ابی حاتم اور طبرانی رحمہم اللہ نے مختلف سندوں سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ کی تفسیر میں یہ کہا ہے کہ اس سے مراد قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ کا تشریف لانا ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی تفسیر میں یہ روایت نقل کی ہے کہ اس سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تشریف لانا ہے۔ آپ چالیس سال تک زمین میں زندہ رہیں گے۔ ان چالیس سالوں میں چار سال ایسے ہونگے جن میں حج اور عمرہ کریں گے۔

امام عبد حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ تفسیر نقل کی ہے کہ قیامت کی نشانی قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دنیا میں تشریف لانا ہے۔ (3)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے یہ تفسیر نقل کی ہے کہ قیامت کی نشانی یہ ہے کہ قیامت سے قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے۔ (4)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 25، صفحہ 06-105، دار احیاء التراث العربی بیروت　2۔ ایضاً، جلد 25، صفحہ 106

3۔ ایضاً، جلد 25، صفحہ 107　4۔ ایضاً

marfat.com
Marfat.com

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے یہ تفسیر نقل کی ہے کہ اس سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمانوں سے اترنا ہے۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے یہ تفسیر نقل کی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمانوں سے اترنا قیامت کی نشانی ہے اور کچھ لوگ کہتے تھے کہ قرآن قیامت کی نشانی ہے۔(1)

عبد بن حمید نے شیبان سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت حسن بصری کہا کرتے تھے کہ اس علم سے مراد قرآن پاک ہے۔

امام عبد حمید رحمہ اللہ نے حضرت عاصم رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے اس آیت وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ کو پڑھا اور کہا اس سے مراد قرآن ہے اور علم عین کے کسرہ کے ساتھ ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حماد بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے حضرت ابی کے مصحف میں پڑھا وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لِّلسَّاعَةِ۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے مختلف سندوں سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے: اس سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمانوں سے اترنا ہے۔(2)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا کہ تم تورات میں تبدیلی کے متعلق جو اختلاف کرتے ہو میں اسے تمہارے لئے واضح کروں گا۔(3)

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۶﴾

''کیا یہ لوگ قیامت برپا ہونے کے منتظر ہیں کہ آجائے ان پر اچانک اور انہیں خبر تک نہ ہو''۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت برپا ہو جائے گی جب کہ دو آدمی اونٹنی دوہ رہے ہوں گے اور دو آدمی کپڑا لپیٹ رہے ہوں گے۔ پھر اس آیت کی تلاوت کی۔

اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۷﴾ يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۶۸﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿۶۹﴾ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ﴿۷۰﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۚ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۷۱﴾

''گہرے دوست اس روز ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے بجز ان کے جو متقی (اور پرہیزگار) ہیں اے میرے

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 25، صفحہ 08-107، داراحیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً، جلد 25، صفحہ 107 3۔ ایضاً، جلد 25، صفحہ 109

marfat.com
Marfat.com

(پیارے) بندو! آج تم پر کوئی خوف نہیں اور نہ تم (آج) غمزدہ ہو گے۔ (یعنی) وہ بندے جو ایمان لے آئے تھے ہماری آیتوں پر اور فرمانبردار تھے۔ (حکم ہوگا) داخل ہو جاؤ جنت میں تم اور تمہاری بیویاں خوشی خوشی۔ گردش میں ہوں گے ان پر سونے کے تھال اور جام اور وہاں ہر چیز موجود ہوگی جسے دل پسند کریں اور آنکھوں کو لذت ملے۔ (مزید برآں) تم وہاں ہمیشہ رہو گے۔"

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو رشتے منقطع ہو جائیں، نسب کمزور پڑ جائیں گے، بھائی چارہ جاتا رہے گا مگر اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر جو بھائی چارہ۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان اَلۡاَخِلَّآءُ یَوۡمَئِذٍۭ بَعۡضُہُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الۡمُتَّقِیۡنَ کا یہی مطلب ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والے آپس میں دشمن ہوں گے۔(1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ہمارے لئے یہ بات ذکر کی گئی کہ اللہ کے نبی کہا کرتے تھے کہ دوست چار ہیں دو مومن اور دو کافر۔ دو مومنوں میں سے ایک مر جاتا ہے۔ اس سے اس کے دوست کے بارے میں پوچھا جاتا ہے۔ وہ عرض کرتا ہے اے میرے اللہ! میں دوست نہیں دیکھتا کہ میں اسے نیکی کا حکم دیتا اور نہ اسے برائی سے روک سکتا ہوں، اے اللہ! جس طرح تو نے مجھے ہدایت دی ہے اسے بھی ہدایت نصیب فرما، اسے بھی اسی پر موت نصیب عطا فرما جس پر تو نے مجھے موت عطا کی ہے۔ دو دوستوں میں سے ایک مرا۔ اس سے اس کے دوست کے بارے میں پوچھا گیا۔ وہ کہتا ہے میں اپنے دوست کو نہیں دیکھتا جسے میں برائی کا حکم دیتا تھا اور اسے نیکی سے منع نہیں کیا کرتا تھا۔ اے اللہ! اسے بھی اسی طرح گمراہ رکھ جس طرح تو نے مجھے گمراہ کیا ہے، اسے بھی اسی حالت پر موت عطا کر جس پر تو نے مجھے موت عطا کی ہے۔ پھر انہیں قیامت کے روز اٹھایا جائیگا۔ فرمایا وہ ایک دوسرے کے بارے میں رائے کا اظہار کریں گے۔ جہاں تک دو مومنوں کا تعلق ہے تو ان دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کی بہترین تعریف کرے گا۔ جہاں تک دو کافروں کا تعلق ہے تو ان دونوں میں سے ہر ایک دوسرے ساتھی کی انتہائی مذمت کرے گا۔

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ قیامت کے روز اس آدمی کو لایا جائے گا جو اچھے کاموں میں لوگوں کا سردار تھا اسے کہا جائیگا اپنے رب کو جواب دو۔ اسے اس کے رب کے حضور لے جایا جائیگا۔ اللہ تعالیٰ اس سے حجاب نہیں کرے گا۔ اور اسے جنت میں جانے کا حکم دے دیا جائے گا۔ وہ اپنے مقام اور اپنے ان ساتھیوں کے مقام کو دیکھے گا جو بھلائی کے کاموں میں اس کی موافقت کرتے تھے اور اس کی مدد کرتے تھے۔ اسے کہا جائے گا یہ فلاں کا مقام ہے۔ یہ فلاں کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جنت میں جو عزتیں بنائی ہوں گی۔ انہیں وہ دیکھے گا اور اپنے مقام کو دوسروں سے بہتر پائے گا۔ اسے جنت کا لباس پہنایا جائے گا۔ اس کے سر پر ایک تاج رکھا جائے گا۔ اسے جنت کی خوشبو لگائی

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 25، صفحہ 111، دار احیاء التراث العربی بیروت

marfat.com

Marfat.com

جائے گی۔ اس کا چہرہ یوں چمکے گا جیسے چودھویں رات کا چاند۔ وہ وہاں سے نکلے گا۔ لوگوں میں سے جو بھی دیکھے گا تو کہے گا اے اللہ! اسے ان میں سے بنادے یہاں تک کہ وہ ان لوگوں کے پاس آئے گا جو بھلائی میں اس کے ساتھ اکٹھے ہوتے تھے اور اس کی مدد کرتے تھے۔ وہ کہے گا اے فلاں! تجھے بشارت ہو، اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے جنت میں یہ یہ چیز تیار کر رکھی ہے۔ وہ لگا تار ان لوگوں کو ان چیزوں کے بارے میں بتاتا رہے گا جو اچھی چیزیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جنت میں تیار کر رکھی ہیں۔ یہاں تک کہ ان کے چہروں پر بھی وہی روشنی آجائے گی جو چمک اس کے چہرے پر تھی۔ لوگ انہیں ان کے روشن چہروں کی وجہ سے پہچانیں گے۔ وہ کہیں گے یہ جنتی ہیں۔

برے اعمال کرنے والوں کا سردار بلایا جائے گا اپنے رب کو جواب دو۔ اسے اس کے رب کے پاس لے جایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے پردہ فرمائے گا اور اسے جہنم میں جانے کا حکم دیا جائے گا۔ وہ اپنی منزل اور اپنے ساتھیوں کی منازل کو دیکھے گا۔ اسے کہا جائے گا یہ فلاں کی منزل ہے۔ یہ فلاں کی منزل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے جو ذلت تیار کر رکھی ہے وہ اسے دیکھے گا اور وہ اپنی منزل کو دوسروں کی منزل سے بھی برا دیکھے گا۔ اس کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا، اس کی آنکھیں نیلی ہو جائیں گی، اس کے سر پر آگ کی ٹوپی رکھی جائے گی۔ وہ وہاں سے نکلے گا۔ اسے جو جماعت بھی دیکھے گی۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہے گی۔ وہ کہے گا اللہ تعالیٰ مجھ سے تمہیں کیسے پناہ دے گا اے فلاں! تجھے فلاں فلاں برائی یاد نہیں۔ وہ انہیں وہ گناہ یاد کرائے گا جو وہ اس کے ساتھ مل کر کیا کرتے تھے اور اس پر اس کی مدد کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جو تیار کیا ہوگا۔ وہ انہیں لگا تار یاد کراتا رہے گا یہاں تک کہ ان کے چہروں پر ایسی سیاہی چھا جائے گی جیسی سیاہی اس کے چہرے پر تھی۔ لوگ انہیں ان کے چہروں کی سیاہی سے پہچانیں گے۔ وہ کہیں گے یہ جہنمی ہیں۔(1)

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، حمید بن زنجویہ نے ترغیب میں، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ دو دوست مومن ہیں اور دو دوست کافر ہیں دونوں میں سے ایک مرجاتا ہے اسے جنت کی بشارت دی جاتی ہے وہ مومن اپنے دوست کو یاد کرتا ہے اور عرض کرتا ہے اے اللہ! میرا مخلص دوست مجھے تیری اطاعت اور تیرے رسول کی اطاعت کا حکم دیتا تھا مجھے بھلائی کا حکم دیتا تھا اور مجھے برائی سے روکتا تھا اور مجھے بتاتا تھا کہ مجھے تجھ سے ملاقات کرنا ہے۔ اے اللہ! میرے بعد اسے گمراہ نہ کر دینا یہاں تک کہ تو اسے بھی وہ چیز دکھائے جو تو نے مجھے دکھائی ہے اور اس سے بھی اسی طرح راضی ہو جا جس طرح تو مجھ سے راضی ہوا ہے۔ اسے کہا جائے گا اگر تو جانتا جو اس کے لئے میرے پاس ہے تو تو زیادہ ہنستا اور کم روتا۔ پھر دوسرا آدمی فوت ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی روحوں کو جمع فرمائے گا۔ اسے کہا جائے گا تم میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کی تعریف کرے۔ تو ان میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کے بارے میں کہے گا یہ کتنا اچھا ساتھی اور کتنا اچھا دوست ہے جب کافروں میں سے ایک مرتا ہے تو اسے جہنم کی بشارت دی جاتی ہے وہ اپنے دوست کو یاد کرتا ہے اور کہتا ہے اے اللہ! میرا فلاں دوست تیری اور تیرے رسول کی نافرمانی کا حکم دیتا تھا وہ مجھے

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الزہد، جلد 7، صفحہ 201 (35334)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

marfat.com
Marfat.com

برائی کا حکم دیتا اور بھلائی سے روکتا تھا اور مجھے یہ بتاتا تھا کہ میں تجھ سے ملاقات کرنے والا نہیں اے اللہ میرے بعد اسے ہدایت نہ دینا یہاں تک کہ اسے بھی وہ چیز دکھائے جو نے مجھے دکھائی ہے تو اس پر اسی طرح ناراض ہو جسطرح مجھ پر ناراض ہوا ہے دوسرا مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی روحوں کو جمع کرتا ہے وہ کہتا ہے تم میں سے ہر ساتھی کو اپنے ساتھی کی تعریف کرنی چاہیے تو ان میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کے بارے میں کہتا ہے وہ کتنا برا بھائی ہے وہ کتنا برا ساتھی ہے اور کتنا برا دوست ہے۔(1)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت سلیمان تیمی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے سنا ہے کہ لوگوں کو جب اٹھایا جائے گا تو ان میں کوئی گھبراہٹ نہ ہوگی تو ایک ندا کرنے والا ندا کرے گا یٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ وَ لَاۤ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ سب لوگ اس کی امید کریں گے اور اس کے پیچھے چلیں گے جو ہماری آیات پر ایمان لاتے اور وہ مسلمان تھے۔(2)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تُحْبَرُوْنَ کا معنی تکرمون نقل کیا ہے کہ تمہاری عزت کی جائی گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

امام ابن مبارک، ابن ابی الدنیا نے صفۃ الجنۃ میں اور طبرانی رحمہم اللہ نے الاوسط میں ایسی سند کے ساتھ جس کے راوی ثقہ ہیں وہ حضرت انس سے روایت کرتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا تمام جنتیوں میں سے سب سے کم درجہ والا وہ ہوگا جس کے سرہانے دس ہزار خدام ہوں گے ہر خادم کے ہاتھ میں دو پیالے ہوں گے ایک سونے کا اور دوسرا چاندی کا ہوگا ہر ایک میں ایسا رنگ ہوگا جو دوسرے میں نہیں ہوگا وہ ان میں سے آخری سے بھی اسی طرح کھائے گا جس طرح وہ پہلے سے کھائے گا ان میں سے آخری سے ایسی خوشبو اور لذت پائے گا جیسی وہ پہلے سے پائے گا یہ تیز کستوری کی خوشبو ہوگی وہ چھوٹا بڑا پیشاب نہیں کریں گے وہ ریشہ نہیں پھینکیں گے وہ آمنے سامنے پلنگوں پر بیٹھے بھائی بھائی ہوں گے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت سدی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ بِصِحَافٍ سے مراد بڑے پیالے ہیں۔(3)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت کعب رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ قیامت کے روز سب سے کم درجہ کے جنتی کے لئے دوپہر کا کھانا ستر ہزار پیالوں میں لایا جائے گا ہر پیالہ میں ایسا رنگ ہوگا جو دوسرے سے مختلف ہوگا وہ آخری سے پہلے والے جیسی لذت پائے گا جب کہ پہلا اس کی جنس سے نہ ہوگا۔(4)

ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ اَكْوَابٍ سے مراد چاندی کے برتن ہیں۔(5)

امام ہناد اور ابن جریر نے حضرت مجاہد سے روایت نقل کی ہے کہ اَكْوَابٍ ایسے کوزے کو کہتے ہیں جس کا دستہ نہ ہو۔(6)

امام طستی رحمہ اللہ نے مسائل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت نافع بن ازرق رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس سے اَكْوَابٍ کے بارے میں پوچھا ایسے گھڑے جن کا دستہ نہیں ہوتا پوچھا کیا عرب اسے

1۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 174 (2783)، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 25، صفحہ 112، داراحیاء التراث العربی بیروت

3۔ ایضاً، جلد 25، صفحہ 113

4۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جلد 7، صفحہ 34 (33998)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

5۔ تفسیر طبری، سورہ واقعہ، جلد 27، صفحہ 203

6۔ ایضاً

marfat.com
Marfat.com

جانتے ہیں؟ فرمایاہاں کیا تو نے ہذلی کا شعر نہیں سنا۔

فلم ینطق الدیک حتی ملأت کوب الذباب له فاستدار

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے اَكْوَابٍ کے بارے میں یہ قول نقل کیا ہے اَكْوَابٍ سے مراد ایسے گھڑے ہیں جن کے دستے نہ ہوں نبطی میں اسے کوبی کہتے ہیں۔(1)

امام عبد بن حمید نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنمیوں میں سے سب سے ہلکا عذاب اس آدمی کو مل رہا ہوگا جو ایک انگارے پر اپنا پاؤں رکھے گا جس سے اس کا دماغ کھولنے لگے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! اس کا جرم کیا ہوگا؟ فرمایا اس کے جانور ہوں گے جن کو کھیتی کے قریب لے جائے گا اور اس کھیتی کو نقصان پہنچائے گا اللہ تعالیٰ نے کھیتی اور اس کے اردگرد اتنا حصہ حرام کر دیا ہے۔ جہاں تک پتھر پھینکا جا سکتا ہے تم دنیا میں اپنے اموال سے ایسی محبت نہ کرو کہ آخرت میں تم اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہے ہو۔ فرمایا جنتیوں میں سے سب سے کم درجہ کا جنتی جس کے بعد جنت میں کوئی داخل نہیں ہوگا اس کی نظر ایک سال کی مسافت تک پھیلا دی جائے گی جس میں سونے کے محلات اور موتیوں کے خیمے ہوں گے۔ اس میں بالشت بھر ایسی جگہ نہ ہوگی جو آباد نہ ہو۔ ہر روز صبح و شام اس کے سامنے ستر ہزار پیالوں کے ساتھ کھانا پیش کیا جائے گا ہر پیالے میں ایسے رنگ کا کھانا ہوگا اس کی مثل دوسرے میں نہیں ہوگا ان میں سے آخری کے بارے میں اس کی خواہش اس طرح ہوگی جس طرح پہلے کے بارے میں تھی اگر تمام اہل زمین اس کے ہاں مہمان بن جائیں تو اسے جو عطا کیا گیا وہ انہیں کافی ہو جائے گا اسے جو کچھ عطا کیا گیا اس میں سے کچھ بھی کم نہ کیا جائے گا۔

امام ابن جریر نے حضرت ابوامامہ سے روایت نقل کی ہے کہ جنتیوں میں سے ایک آدمی اس پرندے کی خواہش کرے گا جو اڑ رہا ہوگا۔ وہ ٹکڑے ٹکڑے پکا ہوا اس کے ہاتھ میں ہوگا وہ جنتی اسے کھائے گا۔ یہاں تک کہ وہ رک جائے گا پھر وہ پرندہ اڑ جائے گا وہ مشروب چاہے گا تو لوٹا اس کے ہاتھ میں آ جائے گا وہ جتنا چاہے گا اس سے پیے گا پھر وہ اپنی جگہ کی طرف لوٹ جائے گا۔(2)

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ اَكْوَابٍ اباریق سے چھوٹے ہوتے ہیں ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ ان کا سرا گول ہوتا ہے۔(3)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ارشاد فرمایا اور جنت کا ذکر کیا۔ فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم میں سے ایک لقمہ لے گا تو اسے اپنے منہ میں رکھے گا پھر اس کے دل میں دوسرے کھانے کی خواہش ہوگی تو وہ کھانا اس کھانے میں بدل جائے گا جس کی اس نے خواہش کی ہوگی۔ پھر اس آیت وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ کی تلاوت کی۔

امام ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ نے صفۃ الجنۃ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ جنت میں سے ایک انار پر بہت سے لوگ جمع ہوں گے اس سے کھائیں گے اگر کسی کے دل میں اس کا خیال گزرے گا تو جہاں وہ کھا رہا ہو

1۔ تفسیر طبری، سورۂ واقعہ، جلد 25، صفحہ 203، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً، جلد 25، صفحہ 115 3۔ ایضاً، جلد 25، صفحہ 203

marfat.com
Marfat.com

گا وہ اس جگہ ہی اس پالے گا۔

امام ابن ابی الدنیا، بزار، ابن منذر اور بیہقی رحمہم اللہ نے البعث میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو جنت میں ایک پرندے کو دیکھے گا تو اس کی خواہش کرے گا تو وہ تیرے سامنے بھونا ہوا گر پڑے گا۔(1)

امام ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک آدمی جنت میں پرندے کی خواہش کرے گا تو وہ بختی اونٹ کی طرح آئے گا یہاں تک کہ وہ اس کے دستر خواں پر آ گرے گا اسے نہ دھواں پہنچا ہوگا اور نہ ہی آگ نے مس کیا ہوگا وہ اس سے کھائے گا یہاں تک کہ وہ سیر ہو جائے گا پھر وہ اڑ جائے گا۔

امام ابن ابی شیبہ اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ ان سے سوال کیا گیا جنت میں اولاد ہوگی؟ فرمایا اگر جنتی چاہیں گے۔(2)

امام احمد، ہناد، دارمی، عبد بن حمید، امام ترمذی جب کہ امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے، ابن ماجہ، ابن منذر، ابن حبان اور بیہقی رحمہم اللہ نے البعث میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے ہم نے عرض کی یا رسول اللہ بے شک اولاد آنکھ کی ٹھنڈک اور مکمل خوشی ہوتی ہے تو کیا جنتی کی اولاد ہوگی؟ فرمایا مومن جب جنت میں بچے کی خواہش کرے گا تو اس کا حمل، وضع حمل (ولادت) اور اس کا بڑا ہونا پل بھر میں ہوگا جیسا وہ چاہے گا۔(3)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت ابن سابط سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ کیونکہ میں تو گھوڑوں سے بہت محبت کرتا ہوں فرمایا اگر اللہ تعالیٰ تجھے جنت میں داخل کرے گا تو جو تو چاہے تو اسے پالے گا۔ بدو نے عرض کی کیا جنت میں اونٹ ہوں گے؟ میں اونٹوں کو بہت پسند کرتا ہوں فرمایا اے اعرابی اگر اللہ تعالیٰ تجھے جنت میں داخل کرے گا تو تو وہاں وہ کچھ پالے گا جو تو چاہے گا اور تیری آنکھ اس سے لذت حاصل کرے گی۔(4)

امام ابن ابی شیبہ، ترمذی اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کی کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ کیونکہ یہ مجھے اچھے لگتے ہیں فرمایا اگر تو انہیں پسند کرے گا تو تیرے پاس سرخ یاقوت کا گھوڑا لایا جائے گا وہ تجھے لے کر جنت میں اڑے گا جہاں تو چاہے گا۔ ایک آدمی نے آپ سے عرض کی اونٹ مجھے اچھے لگتے ہیں کیا جنت میں اونٹ ہوتے ہیں؟ فرمایا اے عبد اللہ اگر تجھے جنت میں داخل کیا گیا تو تیرے لئے وہ کچھ ہوگا جو تیرا نفس چاہے گا اور تیری آنکھیں لذت حاصل کریں گی۔(5)

عبد بن حمید نے کثیر بن مرہ حضرمی سے روایت نقل کی ہے کہ بادل جنتیوں پر گزرے گا تو وہ کہے گا میں تم پر کیا برساؤں؟

1۔ البحر الذخار المعروف بمسند البزار، جلد 5، صفحہ 401 (2032)، مکتبۃ العلوم والحکم مدینہ منورہ

2۔ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الجنۃ، جلد 7، صفحہ 36 (34011)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

3۔ مسند امام احمد، جلد 3، صفحہ ، دار صادر بیروت 4۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 25، صفحہ 15-114، دار احیاء التراث العربی بیروت

5۔ سنن ترمذی، ابواب صفۃ الجنۃ، جلد 2، صفحہ 532، مکتبہ رحمانیہ لاہور

marfat.com
Marfat.com

69B

امام ابن ابی شیبہ نے ابن سابط سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ کا پیغام بر جنت کے درختوں میں سے ایک درخت کے پاس آئے گا اور اسے کہے گا میرا رب تجھے حکم دیتا ہے کہ تو اس کے لئے وہ پھل نکال جو یہ خواہش کرے بے شک اللہ کا پیغام لانے والا ایک جنتی کے پاس آئے گا اور اسے لباس پہنائے گا تو وہ جنتی کہے گا میں نے حلے دیکھے میں نے اس جیسا حلہ نہیں دیکھا۔(1)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن قیس رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ جنتیوں میں سے ایک کسی پھل کی خواہش کرے گا وہ پھل آئے گا یہاں تک کہ وہ اس کے منہ میں بہنے لگے گا جب کہ اس کی اصل اس کے درخت میں ہوگی۔(2)

امام ابوالشیخ رحمہ اللہ نے العظمہ میں حضرت عبدالرحمن بن سابط رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک جنتی پانچ سو حوروں چار سو باکرہ اور آٹھ ہزار ثیبہ سے شادی کرے گا ان میں سے ہر ایک ایسی ہوگی جس کے ساتھ دنیا کی پوری عمر کے برابر معانقہ کرے گا ان دونوں میں سے کوئی ایک بھی وہاں اپنا ساتھی نہیں پائے گا۔ اس کا دستر خوان رکھا جائے گا اس کی خواہش دنیا کی عمر برابر بھی ختم نہ ہوگی۔ فرشتہ اس کے رب کی طرف سلام لائے گا جب کہ اس کی انگلیوں کے درمیان ایک سو ستر حلے ہوں گے وہ عرض کرے گا میرے رب کی جانب سے جو چیز مجھے ملی ہے اس سے زیادہ میرے لئے خوبصورت نہیں وہ فرشتہ کہے گا کیا یہ تجھے پسند ہے؟ وہ عرض کرے گا ہاں فرشتہ عرض کرے گا جنت میں قریب ترین درخت سے کہے گا اس کا دل جو پسند کرے تو فلاں کے لئے وہ رنگ بدل لے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابوطیبہ سلمی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ جنتیوں کی ایک جماعت پر بادل سایہ کرے گا وہ کہے گا میں تم پر کیا برساؤں؟ لوگوں میں سے جو بھی کسی چیز کی دعا کرے گا تو وہ بادل ان پر بارش کر دے گا یہاں تک کہ ان میں سے ایک کہنے والا یہ کہے گا ہم پر ہم عمر ابھرے سینے والیاں برساؤ۔(3)

وَ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْۤ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۝۷۲ لَكُمْ فِیْهَا فَاكِهَةٌ كَثِیْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ۝۷۳ اِنَّ الْمُجْرِمِیْنَ فِیْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ۝۷۴ لَا یُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَ هُمْ فِیْهِ مُبْلِسُوْنَ۝۷۵ وَ مَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِیْنَ۝۷۶ وَ نَادَوْا یٰمٰلِكُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّكَ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ۝۷۷ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ۝۷۸ اَمْ اَبْرَمُوْۤا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ۝۷۹ اَمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَ نَجْوٰىهُمْ ؕ بَلٰى وَ رُسُلُنَا لَدَیْهِمْ یَكْتُبُوْنَ۝۸۰ قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الجنۃ، جلد 7، صفحہ 29 (33967)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ 2۔ ایضاً، جلد 7، صفحہ 30 (33969)

3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 25، صفحہ 115، دار احیاء التراث العربی بیروت

marfat.com
Marfat.com

وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿٨١﴾ سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ
الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا
يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿٨٣﴾ وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ
اِلٰهٌ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿٨٤﴾ وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٥﴾ وَ
لَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَ
هُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٦﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى
يُؤْفَكُوْنَ ۙ ﴿٨٧﴾ وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٨﴾ فَاصْفَحْ
عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ؕ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٩﴾

"اور یہی وہ جنت ہے جس کے تم وارث بنا دیئے گئے ہو ان اعمال کے باعث جو تم کیا کرتے تھے۔ تمہارے لئے یہاں بکثرت پھل ہیں۔ ان میں سے کھاؤ گے (جو جی چاہے)۔ بے شک مجرم عذاب جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔ نہ ہلکا کیا جائے گا ان سے (یہ عذاب) اور وہ اس میں آس توڑ بیٹھیں گے اور ہم نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا لیکن وہ (اپنی جانوں پر) ظلم ڈھانے والے تھے اور وہ پکاریں گے اے مالک! بہتر ہے کہ تمہارا رب ہمارا خاتمہ ہی کر ڈالے۔ وہ جواب دے گا کہ تمہیں تو یہاں ہمیشہ (جلتے) رہنا ہے۔ بے شک ہم لے آئے تمہارے پاس (دین) حق لیکن تم میں سے اکثر حق سے نفرت کرنے والے تھے۔ ہاں انہوں نے اگر کوئی قطعی فیصلہ کر لیا ہے تو ہم بھی اپنا قطعی فیصلہ کرنے والے ہیں۔ کیا وہ گمان کرتے ہیں کہ ہم نہیں سنتے ان کے رازوں اور سرگوشی کو۔ ہاں ہم سنتے ہیں اور ہمارے فرشتے ان کے پاس بیٹھے لکھتے بھی رہتے ہیں۔ آپ فرمایئے (بفرض محال) اگر رحمٰن کا کوئی بچہ ہوتا تو میں سب سے پہلے اس کا پجاری ہوتا۔ پاک ہے آسمانوں اور زمین کا پروردگار اور عرش کا رب ہر اس عیب سے جو یہ بیان کرتے ہیں۔ پس (اے حبیب!) آپ رہنے دیں انہیں کہ بیہودہ باتیں بناتے ہیں اور کھیل (تماشا) کرتے رہیں حتیٰ کہ ملاقات ہو جائے ان کی اپنے اس دن سے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے اور وہی آسمان میں خدا ہے اور زمین میں بھی خدا ہے اور وہی بہت دانا سب کچھ جاننے والا ہے اور بڑی برکت والا ہے۔ وہ جس کی سلطنت ہے آسمانوں اور زمین میں اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور اس کے پاس ہے قیامت کا علم اور اس کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے اور نہیں اختیار رکھتے وہ جنہیں یہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں شفاعت کرنے کا

marfat.com

Marfat.com

ہاں شفاعت کا حق انہیں نہیں ہے جو حق کی گواہی دیں اور وہ (اس کو) جانتے بھی ہیں اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ انہیں کس نے پیدا کیا تو یقیناً کہیں گے اللہ نے پھر کدھر یہ الٹے پھر رہے ہیں اور قسم میرے رسول کے اس قول کی کہ اے میرے رب یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان نہیں لاتے پس (اے حبیب!) رخ انور پھیر لیجئے ان سے اور فرمائیے تم سلامت رہو وہ (اس کا انجام) ضرور جان لیں گے"۔

امام ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر ایک آدمی کا ایک گھر جنت میں ایک گھر جہنم میں ہے کافر جہنم میں مومن کے گھر کا وارث بن جاتا ہے اور مومن جنت میں کافر کے گھر کا وارث بن جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ کا یہی معنی ہے۔

امام ہناد بن سری اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے زہد میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے تم اللہ تعالیٰ کی معافی کے ساتھ پل صراط کو عبور کرو گے، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں داخل ہو گے اور تم اپنے اعمال کے مطابق منازل حاصل کرو گے۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے مُبْلِسُوْنَ کا معنی مستسلموں نقل کیا ہے یعنی وہ سر تسلیم خم کر دیں گے۔(1)

امام سعید بن منصور، عبد بن حمید، بخاری، ابن انباری نے مصاحب میں ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے سنن میں حضرت یعلی بن امیہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ پڑھتے ہوئے سنا۔(2)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر یہ پڑھتے ہوئے سنا وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ۔

امام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن انباری رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ روایت کرتے ہوئے سنا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت میں وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ ہے۔(3)

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت یعلی بن امیہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ۔

امام عبد الرزاق، فریابی، عبد بن حمید، ابن ابی الدنیا نے صفۃ النار میں ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور حاکم جب کہ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے بیہقی نے البعث والنشور میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے وہ ندا کریں گے اے مالک! تو مالک فرشتہ ایک ہزار سال تک ان سے خاموش رہے گا پھر انہیں جواب دے گا اِنَّكُمْ

1۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 178، (2792) دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ صحیح بخاری، کتاب التفسیر، جلد 2، صفحہ 713، وزارت تعلیم اسلام آباد

3۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 177 (2790)

marfat.com
Marfat.com

مُكْتُوْنَ ۔(1)

فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر نے مجاہد سے اَمْ اَبْرَمُوْۤا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ کا یہ معنی نقل کیا ہے اگر انہوں نے کسی امر کا قصد کر لیا ہے تو ہم بھی قصہ کرنے والے ہیں اگر انہوں نے برائی کا ارادہ کیا تو ہم بھی اس کی مثل خفیہ تدبیر کریں گے۔(2)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت محمد بن کعب قرظی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے اس اثنا میں کہ کعبہ شریف اور اس کے پردوں کے درمیان تین افراد تھے دو قریشی اور ایک ثقفی یا ثقفی اور ایک قریشی ان میں سے ایک نے کہا کیا تمہاری یہ رائے ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری کلام سنتا ہے؟ ان میں سے ایک نے کہا جب تم بلند آواز سے گفتگو کرو تو وہ سنتا ہے اور جب تم راز داری سے بات کرو تو وہ نہیں سنتا تو یہ آیت نازل ہوئی اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ۔(3)

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نق کی ہے کہ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ کا معنی ہے رحمٰن کا بیٹا نہیں اور فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ کا معنی ہے میں پہلا گواہ ہوں۔(4)

امام طستی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت نافع بن ازرق نے آپ سے عرض کی مجھے اللہ تعالیٰ کے فرمان فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ کے بارے میں بتایئے فرمایا میں سب سے پہلے اس چیز سے برأت کا اظہار کرتا ہوں۔ کہ اس کا کوئی بیٹا ہو پوچھا کیا عرب اس معنی کو جانتے ہیں؟ فرمایا ہاں کیا تو نے تبع کو نہیں سنا جو کہتا ہے:

وقد علمت فهر باني وبحم طرا ولم تعبد

امام عبد بن حمید نے حضرت حسن اور قتادہ رحمہما اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ کا معنی ہے رحمٰن کا کوئی بیٹا نہیں کہا حضرت محمد ﷺ ارشاد فرماتے ہیں میں اس امت میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا ہوں۔

مام عبد الرزاق، عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے یہ معنی نقل کیا ہے تمہارے گمان کے مطابق اگر اس کا کوئی بیٹا ہے تو میں وہ پہلا شخص ہوں جو اللہ وحدہ کی عبادت کرتا ہے اور جو تم کہتے ہو اس کی تکذیب کرتا ہے۔(5)

امام عبد بن حمید نے حضرت مجاہد الْعٰبِدِيْنَ کا معنی مومنین کیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والا ہوں تو جو چاہو کہو۔

ابن جریر نے قتادہ سے روایت نقل کی ہے یہ کلام عربوں کے کلام کے اسلوب پر ہے اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ یعنی یہ نہیں۔(6)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت زید بن اسلم رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے یہ عربوں کے اقوال میں سے ایک ہے جیسے ان كان هذا الامر قط یعنی کبھی نہیں ہوا۔(7)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت اعمش رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور بیہقی رحمہم اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے عَمَّا يَصِفُوْنَ کا معنی عما

1۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، جلد 2، صفحہ 487 (3677)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 25، صفحہ 118، دار احیاء التراث العربی بیروت 3۔ ایضاً، جلد 25، صفحہ 119 4۔ ایضاً، جلد 25، صفحہ 120

5۔ ایضاً، جلد 25، صفحہ 119 6۔ ایضاً، جلد 25، صفحہ 120 7۔ ایضاً

marfat.com
Marfat.com

یکذبون نقل کیا ہے جو وہ جھوٹ بولتے ہیں اور وَ هُوَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّ فِی الْاَرْضِ اِلٰهٌ کا معنی نقل کیا ہے وہی ذات پاک ہے جس کی آسمان میں عبادت کی جاتی ہے اور جس کی زمین میں عبادت کی جاتی ہے۔(1)

عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر نے مجاہد سے وَ لَا یَمْلِكُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ کی تفسیر میں یہ قول نقل کیا ہے یعنی حضرت عیسیٰ، حضرت عزیر اور فرشتے اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ حق سے مراد کلمہ اخلاص وَ هُمْ یَعْلَمُوْنَ یعنی اللہ حق ہے حضرت عیسیٰ، حضرت عزیر اور فرشتے (اس کی اجازت کے بغیر) شفاعت نہ کریں گے شَهِدَ بِالْحَقِّ کا معنی ہے وہ حق کو جانتا ہے۔(2)

امام عبد بن حمید، عبد الرزاق ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَ هُمْ یَعْلَمُوْنَ کی تفسیر میں یہ قول نقل کیا ہے کیا ملائکہ، حضرت عیسیٰ اور حضرت عزیر انہیں اللہ تعالیٰ کی شفاعت کا حق ہے۔

امام بیہقی نے شعب میں حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے شَهِدَ بِالْحَقِّ کا یہ معنی نقل کیا ہے وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ رب ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عوف رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو اپنی شہادت کتاب میں پاتا ہے وہ خط اور مہر پہچان لیتا ہے اور دراہم یاد نہیں رکھتا تو انہوں نے یہ آیت تلاوت کی اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَ هُمْ یَعْلَمُوْنَ۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان وَ قِیْلِهٖ یٰرَبِّ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا یُؤْمِنُوْنَ کی تفسیر کے بارے میں یہ قول نقل کیا ہے یہ تمہارے نبی کا قول ہے وہ اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی قوم کی شکایت کرتا ہے حضرت ابن مسعود سے یہ مروی ہے کہ وہ یوں قرأت کرتے وقال الرسول یا رب۔(3)

عبد بن حمید نے عاصم سے یہ روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے فَاصْفَحْ عَنْهُمْ کو لام اور ھاء کے کسرہ کے ساتھ قرأت نقل کی۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے فَاصْفَحْ عَنْهُمْ کا معنی یہ نقل کیا ہے درگزر کرنا لکھ لو۔

امام ابن ابی شیبہ نے شعیب بن حجاب سے روایت نقل کی ہے کہ میں علی بن عبد اللہ بارقی کے ساتھ تھا ہمارے پاس سے یہودی یا نصرانی گزرا تو آپ نے اسے سلام کیا تو شعیب نے کہا وہ یہودی یا نصرانی ہے تو علی بن عبد اللہ بارقی نے سورۂ زخرف کی آخری آیات پڑھیں وَ قِیْلِهٖ یٰرَبِّ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَ قُلْ سَلٰمٌ ؕ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ۔(4)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے حضرت عون بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے ذمی کو سلام میں پہل کرنے کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا اسے سلام کا جواب دو انہیں پہلے سلام نہ کرو میں نے کہا آپ یہ کس طرح فتویٰ دیتے ہیں؟ فرمایا میں تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں دیکھتا کہ ہم اسے سلام کرنے میں پہل کریں میں نے پوچھا یہ کیوں۔ فرمایا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَ قُلْ سَلٰمٌ ؕ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ۔(5)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 25، صفحہ 122، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً، جلد 25، صفحہ 124 3۔ ایضاً، جلد 25، صفحہ 125

4۔ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الصیام، جلد 5، صفحہ 259 (25867)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ

5۔ ایضاً، جلد 5، صفحہ 249 (25755)

marfat.com
Marfat.com